امیر جماعت برطانیہ
رفیق احمد حیات

مبلغ انچارج
عطاء المجیب راشد

نگران
منصور احمد شاہ

مدیرِ اعلیٰ
ولید احمد

ادارتی بورڈ
لطیف احمد شیخ ، مبارک صدیقی ، رانا عبدالرزاق خاں

پروف ریڈنگ
محمد احمد عمر ، افضال ربانی ، رانا عبدالرزاق خاں

ٹائپ سیٹنگ
لطیف احمد شیخ ، سید حسن خان ،

میگزین ڈیزائن
اظہر مانی

سرورق ڈیزائن
مرزا ندیم احمد

ایڈیٹر انگریزی
احد بھنو ، ندیم وںڈر مین

سرورق ڈیزائن
تنویر کھوکھر

مینیجر ۔ شیخ طاہر احمد

ترسیل
رفیق صالح ناصر، ابراہیم خان، ارسلان توقیر ملک، دانیال احمد صدیقی، مبشر شہزاد، عادل عرفان، وقار خالد، ولید احمد ، جلیس حامد، یاسر احمد، اویس احمد ، تصدق خان ، کامل محمود، عادل محمود ۔

فہرست مضامین

صفحہ

مضمون	صفحہ
اداریہ	4
قال اللہ تعالیٰ ، قال الرسول ﷺ ، کلام الامام علیہ السلام	5
خلاصہ خطبات جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
بیوی کے حقوق اور خاوند کے فرائض کا بیان اور اثر انگیز نصائح	20
وقفِ نو بچہ ۔ خدا کے حضور ایک تحفہ	24
خبرنامہ	29
حضرت منشی محمد اروڑے خان صاحب	31
مجلسِ عرفان	34
گل دستہ	36
بچوں کی دنیا	40

اداریہ

انسان کے اعمال کی درستگی کی کوششوں کی کامیابی کا سارادارومدار صرف اس بات پر ہے کہ ہم باقاعدگی سے اپنا جائزہ لیتے رہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور خدا تعالیٰ کے طرف سے بھیجے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اُس کی نیابت میں قائم کردہ خلافت کی اطاعت کس حد تک کرتے ہیں۔ اگر ہمارے عمل ہمارے زبانی دہرائے گئے الفاظ اطاعت کے خلاف ہیں تو پھر ہمارے اعمال ہمیں کوئی فائدہ نہیں دیں گے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ محمد کی آیت ۳۴ میں ارشاد فرماتا ہے کہ

يَاأَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا اَعْمَالَكُمْ

”اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اعمال صالحہ کی حقیقت اور ان کو بجالانے سے متعلق اپنے ماننے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”اعمال صالحہ کبھی نہیں ہوسکتے جبتک اللہ تعالیٰ پر سچّا ایمان اور معرفت پیدا نہ ہو۔ ہر ایک عمل معرفت صحیح اور عرفان کامل کے بعد اعمال صالحہ کی مدّ میں آتا ہے۔ لوگ جو کچھ اعمال صالحہ کرتے ہیں یا صدقات و خیرات کرتے ہیں یہ رسم اور عادت کے طور پر کرتے ہیں۔ اُس معرفت کا نتیجہ نہیں ہوتے جو ایمان علی اللہ کے بعد پیدا ہوتی ہے، چونکہ دُنیا کی نیکیاں اور بظاہر اعمال صالحہ رسم اور عادت کے طور پر ہوتے ہیں۔ اور دُنیا خداشناسی اور خدارسی کے مقاموں سے دُور ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرماتا ہے جو آکر دُنیا کو خدا تعالیٰ پر ایمان لانے کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہیں۔“ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۲۸)

ہمیں بحیثیت احمدی اللہ تعالیٰ کا ہزارہا شکر ادا کرنا چاہئے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلافت کی نعمت حاصل ہے اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے خلیفہ وقت اپنی دن رات کی بے انتہا مصروفیت کے باوجود ہماری رہنمائی کے لئے، ہمارے اعمال کو اعمال صالحہ بنانے کے لئے ہر جمعۃ المبارک کو اپنے خطبہ جمعہ میں پوری دنیا کے احمدیوں کو قیمتی نصائح ارشاد فرماتے ہیں۔ اس ضمن میں پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اعمال صالحہ کے لئے خدا تعالیٰ کے قرب اور پیار کو تلاش کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ اس طرف توجہ دلائی ہے بلکہ تنبیہ کی ہے کہ اس دنیا کی ظاہری زندگی اور اس کی آسانیاں، آسائشیں، مال و متاع یہ سب عارضی چیزیں ہیں اور ان کی حیثیت کھیل کود اور بہلاوے کے سامان سے زیادہ کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اپنی زندگی کے مقصد سے غافل انسان تو اِن باتوں کی طرف جھک سکتا ہے جو دنیاداری کی باتیں ہیں لیکن ایک مومن جس کے اعلیٰ مقاصد ہونے چاہئیں وہ ان باتوں سے بہت بلند ہو کر سوچتا ہے اور اعلیٰ مقاصد کو اور اللہ تعالیٰ کے قرب اور اُس کے پیار کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ مئی ۲۰۱۷ء)

یعنی جب انسان خدا تعالیٰ کے قرب اور پیار کو پانے کی کوشش کرے گا تو دنیاوی لہولعب سے بھی پرہیز کرنا شروع کردے گا اور جب یہ ہوگا تو اُس کے عمل خودبخود اعمال صالحہ میں تبدیل ہونا شروع ہوجائیں گے۔ پس ہمیں ہروقت ہر آن کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ ہم اعمال صالحہ کی طرف پہلا قدم بڑھانے کے لئے اطاعت خلافت کے لئے بھرپور کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قال اللہ تعالیٰ

وَاِنَّ کُلاًّ لَّمَّا لَیُوَفِّیَنَّھُمْ رَبُّکَ اَعْمَالَھُمْ ؕ اِنَّہٗ بِمَا یَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ.

’’اور یقیناً تیرا ربّ ان سب کو ان کے اعمال کا ضرور پورا پورا بدلہ دے گا۔
یقیناً وہ اس سے جو وہ کرتے ہیں ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔‘‘

(سورہ ھود ۱۱۲ ترجمہ از حضرت خلیفتہ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ مُعَاوِیَۃَ بِنْ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ کَالْوِعَاءِ اِذَا طَابَ اَسْفَلُہٗ طَابَ
اَعْلَاہُ وَاِذَا فَسَدَ اَسْفَلُہٗ فَسَدَ اَعْلَاہُ.

حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال ایک برتن میں پڑی شئے کی طرح ہیں جب برتن میں پڑی شئے کا نچلا حصہ اچھا ہو تو اس کا اوپر کا حصہ بھی اچھا ہوتا ہے اور جب اس کا نچلا حصہ گندہ اور خراب ہو تو اوپر کا حصہ بھی گندہ اور خراب ہوتا ہے (یہی حال اعمال کا ہے)۔ (حدیقۃ الصالحین صفحہ ۲۶/۲۷: ابن ماجہ ابواب الزھد باب التوقی علی العمل)

کلام الامام علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

’’عمل صالح وہ ہے جس میں کوئی فساد نہ ہو۔ اگر انسان کچھ دین کا بننا چاہے اور کچھ دُنیا کا بننا چاہے تو یہ محض ایک فساد ہے۔ ایسی حالت سے بچنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ ایسے آدمیوں کو پسند نہیں کرتا۔ عمل صالح وہ ہے جو محض خدا تعالیٰ کے واسطے ہو۔ پھر خدا تعالیٰ اپنے بندے کی پرورش آپ کرتا ہے اور اس کے واسطے گذارے کی صورتیں خود بخود ظاہر ہو جاتی ہیں مگر یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ انسان کے واسطے مناسب نہیں کہ اپنی عبادت کے وقت ایسی باتوں کا خیال دل میں لائے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا رزق آسمان پر ہے دیکھو جب انسان کسی دوسرے انسان کے ساتھ محبت رکھتا ہے تو اس میں بھی خالص محبت وہ سمجھی جاتی ہے جس کے درمیان کوئی غرض نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب انسان نرم رفتار سے خدا تعالیٰ کی طرف چلتا ہے تو خدا تعالیٰ دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے۔ جب انسان کا دل خالص ہو جاتا ہے تو پھر دُنیا کچھ چیز نہیں وہ تو خود بخود خدمت کرنے کے واسطے تیار ہو جاتی ہے لیکن وظائف کے ساتھ خواہش کرنا کہ دُنیا مل جاوے یہ ایک بُت پرستی ہے اور اس سے سالک کو سخت پرہیز درکار ہے۔ جب خدا مل جاوے تو پھر دُنیا کچھ شئے نہیں۔ جو لوگ دنیا کے پیچھے پڑتے ہیں دنیا اُن سے بھاگتی ہے اور جو دُنیا کو چھوڑتے ہیں دنیا خود بخود اُن کے پیچھے آتی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۸۴/۸۵)

خلاصہ خطباتِ جمعہ

فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(خلاصہ خطباتِ جمعہ ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

چھ بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت اور خُلق کا تذکرہ

۳۱؍اگست ۲۰۱۸ء بمطابق ۳۱؍ظہور ۱۳۹۷ ہجری شمسی
بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص ایک بدری صحابی تھے۔ ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ آپ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو زہرہ سے تھا۔ بدر کی جنگ میں انہوں نے شرکت کی اور وہیں ان کی شہادت ہوئی۔ ان کی شہادت کا واقعہ اور جنگ بدر میں شامل ہونے کا ذکر کرتے ہوئے سیرت خاتم النبیین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اس طرح لکھا ہے کہ مدینہ سے تھوڑی دور نکل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈیرہ ڈالنے کا حکم دیا اور فوج کا جائزہ لیا۔ کم عمر بچے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی کے شوق میں ساتھ چلے آئے تھے ان کو واپس بھیجا گیا۔ عمیر بھی چھوٹی عمر کے تھے۔ انہوں نے جب بچوں کی واپسی کا حکم سنا تو لشکر میں ادھر اُدھر چھپ گئے لیکن آخر ان کی باری آئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی واپسی کا حکم دیا۔ یہ حکم سن کر عمیر رونے لگ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان کے غیر معمولی شوق کو دیکھ کر انہیں بدر میں شامل ہونے کی اجازت دی۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسرے صحابی جن کا ذکر ہوگا وہ ہیں حضرت قطبہؓ بن عامر۔ یہ انصاری تھے۔ ان کی وفات حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں ہوئی۔ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ دونوں میں ہی شامل ہوئے۔ آپ اُن چھ انصار صحابہ میں سے ہیں جو مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ ان سے قبل انصار میں سے کوئی مسلمان نہ ہوا تھا۔ حضرت قطبہؓ کا شمار ماہر تیر اندازوں میں ہوتا ہے۔ آپ غزوہ بدر، احد، خندق اور دیگر تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ فتح مکہ کے موقع پر بنو سلمہ کا جھنڈا آپ ہی کے ہاتھ میں تھا۔ تیسرے صحابی جن کا ذکر ہوگا وہ ہیں حضرت شجاعؓ بن وہب۔ حضرت شجاعؓ کا شمار ان بزرگ صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے ابتداء ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لبیک کہا تھا۔ بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ سال بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایماء پر مہاجرین حبشہ کے دوسرے قافلہ میں شریک ہو کر حبشہ چلے گئے تھے۔ بدر، اُحد، خندق سمیت تمام غزوات میں شامل رہے اور چالیس برس سے کچھ زائد عمر پا کر جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ پھر جن صحابی کا ذکر ہوگا ان کا نام ہے حضرت شماسؓ بن عثمان۔ بنو مخزوم میں سے تھے اور اسلام کے آغاز میں ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ غزوہ بدر اور اُحد میں شامل ہوئے۔ غزوہ اُحد میں بہت جانفشانی سے لڑے۔ جنگ کے بعد آپؓ کو زخمی حالت میں مدینہ اُٹھا کر لایا گیا تھا۔ انتہائی کمزوری بلکہ بیہوشی کی حالت تھی۔ وفات ۳۴ سال کی عمر میں ہوئی۔ پھر ایک صحابی حضرت ابوعبسؓ بن جبر ہیں۔ آپؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو حارثہ سے تھا۔ آپؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔ چونتیس ہجری میں ستر برس کی عمر میں آپؓ کی وفات ہوئی۔ حضرت عثمانؓ نے

آپؓ کا جنازہ پڑھایا اور جنت البقیع میں ان کی تدفین ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر ایک صحابی حضرت ابو عقیلؓ بن عبداللہ انصاری ہیں۔ آپؓ کا تعلق قبیلہ بَـلِیّ کی اک شاخ بنو اُنیف سے تھا۔ غزوہ بدر، اُحد، خندق غرض تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جنگ یمامہ میں بارہ ہجری میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت میں شہید ہوئے۔ آپؓ ان صحابہ کرام میں سے تھے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کرنے کا حکم فرماتے تو ساری رات یہ کام کرتے اور جو کچھ ملتا وہ صدقہ کر دیتے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ واپس آنے کے بعد میں نے حضرت عمرؓ کو ان کی ساری کارگزاری (شہادت کی تفصیل) سنائی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ ان پر رحم فرمائے وہ ہمیشہ شہادت مانگا کرتے تھے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین صحابہ میں سے تھے اور شروع میں اسلام لائے تھے۔ یہ حضرت عمرؓ کے الفاظ ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

حضور انور نے آخر میں محترم مولانا عبد العزیز صادق صاحب مربی سلسلہ بنگلہ دیش کی وفات اور مکرم محمد ظفر اللہ صاحب شہید سید والا ننکانہ کی شہادت کا تذکرہ فرماتے ہوئے ان کے ذکر خیر اور جماعتی خدمات کی تفصیل کے بعد نماز جمعہ کے بعد ان کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر
میزبان اور مہمانوں کو قیمتی نصائح

۷؍ستمبر ۲۰۱۸ء بمطابق ۷؍تبوک ۱۳۹۷ ہجری شمسی
بمقام ڈی ایم اریینا۔ کالسروئے۔ جرمنی

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ الحمد للہ آج سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ ایک اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ جلسہ سالانہ کا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے کہ یہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے اور نہ ہی یہاں جمع ہونا کسی دنیاوی مقصد اور تعداد دکھانے کے لئے ہے یا دنیا پر کوئی اثر ڈالنے کے لئے ہے۔ بلکہ یہاں آنے والوں کو، یہاں جمع ہونے والوں کو خالصتاً للہ جمع ہونا چاہئے تا کہ جہاں اپنی علمی اور روحانی پیاس بجھانے والے ہوں، اپنے علم اور روحانیت میں اضافہ کرنے والے ہوں، وہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کے بارے میں علم حاصل کرنے والے اور ان حقوق کو ادا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے افسوس ہے کہ یہاں بعض لوگ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتے تو ہیں لیکن حاصل کچھ نہیں کرتے سوائے اس کے کہ کچھ دوستوں کو مل لیا اور کچھ شغل کی باتیں ہو گئیں۔ ایسے لوگ پھر مسائل بھی کھڑے کرتے ہیں ۔ بعض

نوجوانوں اور بچوں کے لئے ٹھوکر کا باعث بھی بنتے ہیں۔ بعض بڑی کریہہ قسم کی حرکتیں بھی کر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں کوئی نہیں دیکھ رہا۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اور ہر وقت دیکھ رہا ہے۔ پس ہر ایک کو ذہن میں یہ بات اچھی طرح راسخ کر لینی چاہئے کہ یہ جلسہ خالصتاً روحانی جلسہ ہے۔ اس کا انعقاد اس لئے کیا جاتا ہے تا کہ ہم تقویٰ میں بڑھیں اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں اور اس میں ترقی کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں کارکنان کو توجہ دلاؤں گا کہ اپنے جذبات کو کنٹرول رکھیں۔ نرم زبان استعمال کریں۔ عاجزی دکھائیں۔ ہر حال میں مہمان کا خیال رکھنا ہے۔ عہدیداروں کو بھی، کارکنان کو بھی نرم زبان استعمال کرنی ہے۔ پھر کارکنان کے آپس کے تعلق میں بھی محبت اور اخلاص اور بھائی چارہ ہونا چاہئے مہمانوں کے لئے بھی اور آپس کے تعلقات میں بھی۔ افسروں اور ماتحتوں نے بھی اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا ہے۔ پارکنگ ہے، ٹریفک کنٹرول سے لے کر کھانا پکانے اور صفائی کرنے والے کارکنان تک ان سب کو اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ان دنوں میں کرنا چاہئے۔ آپ نے اپنے آپ کو جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔ وہ مہمان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں۔ وہ مہمان جو اپنی علمی اور عملی اور روحانی حالتوں کے بہتر کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ ان کی عملی تربیت تو کارکنان اپنے رویّے سے بھی کر سکتے ہیں اور کریں گے۔ پس اس لحاظ سے آپ لوگ دوہرے ثواب کے مستحق ہو رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کو سال کے بعد جو موقع عطا فرما رہا ہے اس میں ہر ایک کو اور خاص طور پر کارکنان کو حُسنِ خلق کے معیار، اپنے چہروں پر مسکراہٹوں کے اظہار پہلے سے بڑھ کر کرنے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسی طرح آنے والوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کے یہاں آنے کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور اس کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہیں اور پھر اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ کرنی ہے۔ دلوں میں تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ اگر یہ مقصد سامنے ہو گا تو کسی قسم کی رنجش اور شکایت دوسروں سے اور خاص طور پر کام کرنے والوں سے، کارکنان سے پیدا ہی نہیں ہو گی۔ پس آپ جو شامل ہونے والے ہیں ان کو بھی اپنے آپ کو اس معیار پر لانے کی ضرورت ہے جو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہونے کا اہل بنانے والے ہوں۔ صرف جلسہ میں شامل ہو کر آپ مہمان نہیں بن جاتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کے اوقات میں جب پروگرام ہو رہے ہوں تو سوائے اس کے کہ کسی مجبوری سے اٹھ کر جانا پڑے جلسہ کی کاروائی سنیں۔ ہر تقریر میں ہر احمدی کے لئے کوئی نہ کوئی ایسی بات ہوتی ہے جو اس کی زندگی بہتر کرنے کے کام آ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں جو آپ نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں ان سے حصہ پانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ نیکیوں کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

جلسہ سالانہ بیلجئیم کے موقع پر کارکنان، شاملین اور احباب جماعت کو نصائح اور تلقین

۱۴ر ستمبر ۲۰۱۸ء بمطابق ۱۴ر تبوک ۱۳۹۷ ہجری شمسی
بمقام۔ برسلز۔ بیلجئیم

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے جماعت احمدیہ بیلجئیم کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ بڑے عرصے کے بعد میں آپ کے جلسے میں شامل ہو رہا ہوں۔ اس عرصہ میں دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بھی جماعت بڑھی ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی باتوں میں یہاں ترقی ہوئی ہے۔ مثلاً مشن ہاؤسز، مساجد اور نماز سینٹرز میں اضافہ ہوا۔ برسلز کی مسجد زیر تعمیر ہے تقریباً تکمیل کے مراحل میں ہے۔ وہ بھی اچھی مسجد بن رہی ہے۔ پرسوں آلکن میں ایک مسجد کا میں نے افتتاح کیا۔ بڑی وسیع جگہ اور عمارت جماعت کو اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ تو ظاہری طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ جماعت پر یہاں بڑے فضل ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے یہ فضل یہ احساس بھی افراد جماعت میں پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ

کے احکامات کو سمجھنے اور ماننے میں اور عمل کرنے میں بھی نہ صرف ظاہری طور پر بلکہ حقیقی طور پر پہلے کی نسبت بہتر ہوں۔ اور یہی نہیں کہ بہتر ہوں اور ایک جگہ کھڑے ہو جائیں بلکہ ہمارا ہر دن اور ہر قدم گزشتہ دن سے اور پچھلے قدم سے نیکی اور تقویٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے میں ترقی کرتا ہوا اور آگے بڑھتا ہوا نظر آئے۔ اپنی برائیوں کو ہم پیچھے چھوڑ چکے ہوں اور نیکیوں میں نئی منزلیں طے کر رہے ہوں۔ اگر یہ بات افراد جماعت میں نظر آتی ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو حاصل کر لیا ہے یا حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں بار بار مختلف موقعوں پر راستے سے بھٹکنے سے بچانے کے لئے رہنمائی فرماتے رہتے ہیں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے ایک یہ بھی انتظام فرمایا کہ ان جلسوں کا انعقاد فرمایا جہاں ہم سال میں ایک مرتبہ جمع ہو کر اپنی روحانی بہتری کا سامان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ہر شامل ہونے والے کو جلسہ کے اس مقصد کو سامنے رکھنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قریب تر ہوں۔ دین کو مقدم کرنے والے ہوں اور دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کو دین کا خادم بنانے والے ہوں۔ اور یہ روح صرف اپنے اندر پیدا نہ کریں بلکہ اپنی اولاد میں بھی یہ روح پھونکیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے اور انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ نسلاً بعد نسلاً اس بات کو اپنی اولادوں کے دلوں میں بٹھاتے چلے جائیں کہ دنیا کو دین کا خادم بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر چلنے کی کوشش کرو۔ اس آخری زمانے میں ہماری اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو مسیح موعودؑ اور مہدی معہود کو بھیجا ہے اس کی بیعت میں آ کر ہمیشہ اس کی باتوں پر عمل کرنے والے بنے رہیں کہ اسی میں ہماری بقاء ہے۔ اسی میں ہماری نسلوں کی بقاء ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں آنے کے اصل مقصد کو اپنے سامنے رکھیں۔ جلسہ سننا اور ان باتوں پر عمل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو یہ مقصد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ کی برکات سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی برکات سے فائدہ اٹھانے والے ہوں اور اپنے قول اور عمل سے دنیا کو اسلام کی حقیقی تصویر دکھانے والے ہوں۔ دنیا ہمیشہ ہر احمدی کے لئے ایک ثانوی حیثیت رکھتی ہو اور اصل مقصد اور مدعا دین ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی حقیقت کو جو سمجھ جائے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے والا، امن پیار اور محبت اور بھائی چارہ پیدا کرنے والا بن جاتا ہے اور اس چیز کی آج کی دنیا کو ضرورت ہے۔ دنیا میں جو افراتفری ہے اس کو اگر دور کرنا ہے تو صرف اسی صورت میں کہ ہم دنیا کو اپنے خدا کو پہچاننے کی طرف لے کر آئیں۔ مخلوق کے حق ادا کرنے کی طرف لے کر آئیں اور آج یہ ایک احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ پس اس لحاظ سے ہر ایک کو توجہ کرنی چاہئے۔

حضور انور نے بعض انتظامی باتوں کی طرف توجہ دلوانے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جلسہ کو بابرکت فرمائے۔ سب لوگ ان جلسے کے دنوں میں دعائیں بھی کرتے رہیں۔ نمازوں کی طرف بھی توجہ رکھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا بھی اللہ تعالیٰ آپ کو وارث بنائے۔

جلسہ سالانہ جرمنی اور بیلجیم میں شامل ہونے والے مہمانوں کے تاثرات کا تذکرہ

۲۱ ستمبر ۲۰۱۸ء بمطابق ۲۱ تبوک ۱۳۹۷ ہجری شمسی
بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ گزشتہ دنوں اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ جرمنی اور بیلجیم میں شرکت کی توفیق دی اور دونوں جلسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے بابرکت تھے۔ جرمنی میں جماعت بڑی ہے اور سالہا سال سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ جرمنی کے جلسے میں شامل

ہوتے رہے پھر میں اس میں شامل ہو رہا ہوں۔ اس لحاظ سے جرمنی کی جماعت میں اب جلسے کا نظام بہت حد تک منظّم ہو چکا ہے۔ ارد گرد کے مشرقی یورپ کے لوگوں کے علاوہ اس سال تو افریقہ کے بعض ممالک سے بھی لوگوں نے وہاں جلسہ میں شرکت کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیشہ کی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے باہر سے آنے والے مہمان آ کر اچھا تاثر ہمارے جلسوں سے لیتے ہیں اور اس کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ جرمنی میں بھی بیلجیم میں بھی جو لوگ جلسہ میں شامل ہوئے انہوں نے اس بات کا اظہار کیا۔ جلسہ کے انتظامات اور جلسہ کے عمومی ماحول کی بڑی تعریف کی۔ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ آپ کے جلسوں سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے۔ جلسہ میں شامل ہو کر یہ لوگ ہر کارکن اور ہر افسر بلکہ ہر احمدی کو بڑے غور سے دیکھتے ہیں کہ ان کے عمل کیا ہیں۔ تعلیم اگر اچھی بھی ہو لیکن اس تعلیم کو ماننے والوں کے عمل اچھے نہ ہوں تو پھر اس تعلیم کا نیک اثر قائم نہیں ہوتا۔ پس اس لحاظ سے جلسہ کے تمام رضا کار، کارکنان اور شاملین ایک خاموش تبلیغ میں حصہ لے رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بیلجیم کے جلسہ میں بھی یہ تمام چیزیں دیکھنے میں آئیں اور وہ جلسہ بھی بڑا بابرکت اور کامیاب جلسہ تھا۔ اس بات کے باوجود کہ وہاں بیلجیئم کے افراد جماعت سے زیادہ تعداد میں مہمان شامل ہو گئے تھے ان کی آخری تقریب میں، انہوں نے بڑے اچھے طریقے سے سب کام سنبھالے۔ میں چودہ سال بعد ان کے جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ اس لحاظ سے ان کو فکر تھی تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے گھبراہٹ بھی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے اچھے انتظامات کئے۔ وہاں بھی جو غیر مسلم آئے انہوں نے بھی جلسہ کے انتظامات کو بڑا سراہا۔ پس جماعت جہاں کی بھی ہو اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیروں پر اپنا نیک اثر قائم کرتی ہے اور تبلیغ کا ذریعہ بنتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر فرد جماعت کو اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آ کر انہیں اپنی حالتوں کو بہتر کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔ ہمارا ہر اجتماع اور ہر جلسہ جس علاقے میں بھی ہو رہا ہو وہاں کے لوگوں پر ایک غیر معمولی اثر ڈالتا ہے۔ آج سے خدام الاحمدیہ یوکے کا اجتماع بھی شروع ہو رہا ہے۔ اس حوالے سے میں تمام شامل ہونے والے خدام کو بھی یاد دہانی کروا دیتا ہوں کہ اپنے رویّوں کو ایسا رکھیں جو علاقے کے لوگوں پر نیک اثر چھوڑنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اجتماع کو بھی بابرکت فرمائے اور موسم کی خرابی کی وجہ سے ان کو پریشانیاں اور گھبراہٹ ہے اللہ تعالیٰ اس کو بھی دُور کرے اور سازگار موسم کر دے۔

حضور انور نے دونوں جلسوں میں کام کرنے والے کارکنان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ جرمنی میں بھی بیلجیم میں بھی انہوں نے اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق جلسہ میں شامل ہونے والوں کی خدمت کی۔ تمام شامل ہونے والے جو احمدی لوگ تھے ان کو بھی ان کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ اسی طرح کارکنان کو بھی شکرگزار رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خدمت کا موقع دیا اور آئندہ کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں کہ جو کمزوریاں اور کمیاں رہ گئیں ہیں ان کو آئندہ سالوں میں کس طرح بہتر کرنا ہے۔ خاص طور پر انتظامیہ تمام کمزوریاں ایک لال کتاب میں لکھیں تاکہ آئندہ یہ دہرائی نہ جائیں۔

حضور انور نے آخر میں مکرم سیّد حسنات احمد صاحب آف کینیڈا، مکرمہ مبارکہ شوکت صاحبہ اہلیہ حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ اور انڈونیشیا اور مکرم چوہدری خالد سیف اللہ صاحب نائب امیر جماعت آسٹریلیا کی وفات پر ان کے ذکر خیر اور ان سب کی جماعتی خدمات کے تذکرے کے بعد نماز جمعہ کے بعد ان مرحومین کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

دعا تریاق ہے

گناہ کرنے والا اپنے گناہ کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ، جلد اوّل صفحہ۴، نیا ایڈیشن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابہ
حضرت عمارہؓ بن حزم اور حضرت عبداللہؓ بن مسعود کی
سیرت کا خوبصورت تذکرہ

۲۸ ستمبر ۲۰۱۸ء بمطابق ۲۸ تبوک ۱۳۹۷ ہجری شمسی
بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج جن صحابہ کا ذکر ہے ان میں سے ایک ہیں حضرت عمارہؓ بن حزم۔ حضرت عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن ستر صحابہ میں شامل ہیں جو بیعت عقبہ میں شامل ہوئے تھے۔ ان کے بھائی حضرت عمروؓ بن حزم اور حضرت معمرؓ بن حزم بھی صحابی تھے۔ غزوہ بدر، غزوہ احد سمیت دیگر تمام غزوات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو مرتدین کا فتنہ اٹھا اور انہوں نے جنگ شروع کی مسلمانوں کے ساتھ ان کے خلاف لڑائی میں بھی حضرت خالدؓ بن ولید کے ساتھ یہ شامل ہوئے اور جنگ یمامہ میں ان کی شہادت ہوئی۔ حضرت زیادؓ بن نعیم حضرت عمارہؓ بن حزم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتیں ایسی ہیں کہ جس نے ان پر عمل کیا وہ مسلمانوں میں سے ہو گیا اور جس نے ان میں سے ایک بھی چھوڑی تو باقی تین اسے کچھ فائدہ نہیں دیں گی۔ حضرت زیادؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمارہؓ سے پوچھا کہ وہ چار باتیں کون سی ہیں تو انہوں نے بتایا کہ وہ نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسرے صحابی جن کا ذکر ہو گا آج وہ حضرت عبداللہؓ بن مسعود ہیں۔ ان کی کنیت عبدالرحمٰن ہے۔ ان کا تعلق بنو ہذیل قبیلہ سے تھا۔ ان کی وفات ۳۲ ہجری میں ہوئی۔ ان کے والد کا نام مسعود بن غافل تھا۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعود کا شمار ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں اسلام قبول کرنے والا چھٹا شخص تھا۔ اس وقت روئے زمین پر ہم چھ اشخاص کے علاوہ کوئی مسلمان نہیں تھا۔ ان کے دینی علم کی فضیلت کے بارے میں یہ روایت ہے ۔ حضرت ابن مسعود کہتے ہیں کہ لوگ جانتے ہیں میں ان سب میں سے کتاب اللہ کا خوب عالم ہوں۔ قرآن مجید میں کوئی سورۃ یا آیت نہیں مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کب اور کہاں اتری۔ ابووائل راوی کہتے ہیں کہ اس بیان کا کسی نے انکار نہیں کیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چار صحابہ سے قرآن کریم پڑھنے اور سیکھنے کی نصیحت فرمائی ان میں حضرت عبداللہؓ بن مسعود کا نام سرفہرست ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت ابوموسیٰ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم یمن سے نئے نئے پہلی دفعہ آئے تو یہی سمجھتے تھے کہ حضرت عبداللہؓ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہیں کیونکہ ان کی اور ان کی والدہ کی آمد و رفت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بہت زیادہ تھی۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعود دونوں ہجرتوں میں شامل تھے ہجرت حبشہ میں اور ہجرت مدینہ میں بھی۔ غزوہ بدر، احد، خندق اور بیعت رضوان وغیرہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جنگ یرموک میں بھی شامل تھے۔ آپؓ ان صحابہ میں بھی شامل تھے جنہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زندگی میں ہی جنت کی بشارت دی تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عبداللہؓ بن مسعود کی وفات پر حضرت ابوموسیٰ نے حضرت ابومسعود سے کہا کہ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت عبداللہؓ بن مسعود نے اپنے بعد ایسی خوبیوں والا اور کوئی شخص پیچھے چھوڑا ہے؟ حضرت ابومسعود کہنے لگے کہ بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں جب ہمیں جانے کی اجازت نہ ہوتی تو اس وقت حضرت عبداللہؓ بن مسعود کو داخل ہونے کی اجازت ملتی تھی۔ اور جب ہم آپ کی مجلس سے غائب ہوتے اس وقت حضرت عبداللہؓ بن مسعود خدمت کی توفیق پاتے اور آپؐ کی صحبتوں سے فیضیاب ہوتے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی اور شخص ان کی خوبیوں والا ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عبداللہؓ بن مسعود سنت نبوی پر خوب کاربند تھے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابہ میں سے ایک صحابی روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ کون

جلدی کرتا ہے تو انہیں بتایا گیا کہ عبداللہؓ بن مسعود ایسا کرتے ہیں تو حضرت عائشہؓ نے اس پر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی دستور تھا جو عبداللہؓ بن مسعود کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان چمکتے ستاروں کے اُسوہ اور طریق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت عبداللہؓ بن مسعود اور
حضرت قدامہؓ بن مظعون کا ذکرِ خیر

۵/ اکتوبر ۲۰۱۸ء بمطابق ۵/اخاء ۱۳۹۷ ہجری شمسی
بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں مَیں صحابہ کے ذکر میں حضرت عبداللہؓ بن مسعود کے بارے میں بیان کر رہا تھا اور ان کی کیونکہ کافی روایات ہیں ان کی اپنی بھی، ان کے بارے میں دوسروں کی بھی کچھ روایات رہ گئی تھیں جو اَب میں بیان کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عبداللہؓ بن مسعود کے بارے میں بزرگ صحابہ کہا کرتے تھے کہ عبداللہؓ بن مسعود اللہ تعالیٰ سے قرب اور تعلق میں غیر معمولی مقام رکھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جن صحابہ کے نمونے کو مشعل راہ بنانے کے لئے بطور خاص ہدایت فرماتے تھے ان میں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ کے علاوہ عبداللہؓ بن مسعود کا نام بھی شامل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ عبداللہؓ بن مسعود کا طریق مضبوطی سے پکڑو۔ ایک روایت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خاص اعتماد تھا آپؓ پر اور عبداللہؓ بن مسعود کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ایک غیر معمولی عشق تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختصر خطاب کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ اب وہ لوگوں سے وعظ کریں۔ حضرت ابوبکرؓ نے مختصر وعظ کیا پھر حضرت عمرؓ سے فرمایا۔ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ سے بھی مختصر وعظ کیا۔ پھر کسی اور شخص سے فرمایا تو اس نے لمبی تقریر شروع کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہؓ بن مسعود سے تقریر کے لئے فرمایا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اس کے بعد صرف یہ کہا کہ اے لوگو! اللہ ہمارا ربّ ہے، قرآن ہمارا رہنما ہے، بیت اللہ ہمارا قبلہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی ہیں۔ اور ایک دوسری روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کے ربّ ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں اور مجھے تمہارے لئے وہ پسند ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو پسند ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ ابن مسعود نے درست کہا اور مجھے بھی اپنی امت کے لئے وہ پسند ہے جو ابن مسعود نے پسند کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عبداللہؓ بن مسعود کے مالی حالات خدا کے فضل سے اتنے اچھے ہو گئے تھے کہ آخری عمر میں آپ نے اپنا وظیفہ لینا چھوڑ دیا تھا۔ اپنے کفن کے بارے میں یہی وصیت کی کہ وہ سادہ چادروں کا ہو اور دوسو درہم کا ہو اور وفات کے بعد حضرت عثمانؓ بن مظعون کی قبر کے ساتھ دفن کیا جائے۔ حضرت عثمانؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی۔ حضرت تمیمؓ بن حرام بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کی مجالس میں بیٹھا ہوں مگر حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے زیادہ دنیا سے بے رغبت اور آخرت سے رغبت رکھنے والا کسی اور کو نہیں پایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسرے صحابی کا آج میں ذکر کروں گا ان کا نام حضرت قدامہؓ بن مظعون ہے۔ حضرت قدامہؓ بن مظعون حضرت عثمانؓ بن مظعون کے بھائی ہیں اور حضرت عمرؓ کی بہن حضرت صفیہؓ آپ کے عقد میں تھیں۔ حضرت قدامہؓ بن مظعون کی ایک سے زائد شادیاں تھیں۔ قبول اسلام کے وقت ان کی عمر انیس برس کی تھی۔ ہجرت مدینہ کے وقت آپ کا سارا خاندان مکہ میں اپنے مکانوں کو بالکل خالی چھوڑ کر مدینہ چلا گیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپؐ نے حضرت قدامہؓ اور ان کے بھائیوں کو مستقل رہائش کے لئے

قطعات زمین مرحمت فرمائے۔حضرت قدامہؓ دونوں ہجرتوں یعنی ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ میں شامل ہوئے۔ان کو غزوہ بدر اور احد سمیت تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہونے کی توفیق ملی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دین کا فہم و ادراک اور اطاعت و وفا کے حقیقی نمونے اور عشق رسولؐ کے اعلیٰ معیار ان صحابہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہمیں بھی حاصل کرنے، اپنانے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کے فتنوں کا حصہ بننے سے ہمیں ہمیشہ بچائے۔

حضور انور نے آخر میں مکرمہ امتہ الحفیظ بھٹی صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کراچی اور مکرم عدنان وینڈن بروک صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ بیلجئیم کی وفات پر ان کے ذکر خیر اور ان کی جماعتی خدمات کا تذکرہ کرنے کے بعد نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

بدری صحابہ کی سیرت اور
عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خوبصورت تذکرہ

۱۲/اکتوبر ۲۰۱۸ء بمطابق ۱۲/اخاء ۱۳۹۷ ہجری شمسی
بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج میں جن صحابہ کا ذکر کرنے لگا ہوں ان کے واقعات اور روایات کو تاریخ نے تفصیل سے محفوظ نہیں کیا۔ان کا مختصر تعارف ہی ہے جو بعض کا چند سطروں میں بیان ہوا ہے۔ان صحابہ کا جو مقام تھا اور ہے ان کا چاہے مختصر ذکر ہی ہو، ان لوگوں کا ذکر خیر بھی یا ان کو یاد کرنا بھی ہمارے لئے برکت کا موجب ہے۔یہ وہ لوگ تھے جو غریب اور کمزور ہونے کے باوجود دین کی حفاظت کرنے والوں میں صف اوّل میں تھے۔دشمن کی طاقت سے مرعوب نہیں ہوئے بلکہ ان کا تمام تر توکل اللہ تعالیٰ کی ذات پر تھا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا اور محبت کا عہد کیا تو اس کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ان کے اس عہد وفا کے نبھانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو جنت کی بشارت دی اور ان سے راضی ہونے کا اعلان فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عبد ربّہِؓ بن حق بن اوس ایک صحابی تھے۔ان کا تعلق بنو خزرج کے خاندان بنو ساعدہ سے تھا اور آپ غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔پھر حضرت سلمہؓ بن ثابت ہیں۔غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔غزوہ احد میں ابوسفیان نے حضرت سلمہؓ بن ثابت کو شہید کیا۔پھر حضرت سنانؓ بن صیفی ہیں۔ان کا تعلق خزرج کی شاخ بنو سلمہ سے تھا۔۱۲ نبوی میں مصعب بن عمیر کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں انہوں نے اسلام قبول کیا۔یہ بیعت عقبہ ثانیہ، غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔غزوہ خندق میں یہ شریک تھے اور اس میں آپ کو شہادت نصیب ہوئی۔پھر حضرت عبداللہؓ بن مناف ہیں۔ان کا تعلق قبیلہ بنو نعمان سے تھا۔آپ غزوہ بدر اور اُحد میں شریک ہوئے۔پھر حضرت مُحرِزؓ بن عامر بن مالک ہیں۔ان کا تعلق بنو عدی بن نجار سے تھا۔آپ نے غزوہ بدر میں شرکت کی۔جس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اُحد کے لئے نکلنا تھا اس دن صبح کے وقت ان کی وفات ہوگئی تھی۔ان کا شمار ان لوگوں میں کیا گیا ہے جو غزوہ اُحد میں شامل ہوئے تھے۔کیونکہ شامل ہونے کی نیت تھی اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو شامل ہونے والوں میں شمار فرمایا۔پھر حضرت عبداللہؓ بن سلمہ بن مالک انصاری ہیں۔آپ انصار کے قبیلہ بَلِیّ سے تعلق رکھتے تھے۔غزوہ بدر اور اُحد میں شریک ہوئے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے۔پھر ایک صحابی حضرت

مسعودؓ بن خلدہ ہیں۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو زُریق سے تھا۔ غزوہ بدر اور اُحد میں شریک ہوئے۔ آپ واقعہ بئر معونہ میں شہید ہوئے۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ غزوہ خیبر میں شہید ہوئے۔ پھر حضرت مسعودؓ بن سعد انصاری ہیں۔ حضرت مسعودؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو زُریق سے تھا۔ غزوہ بدر اور اُحد میں آپ شریک ہوئے۔ بعض کے نزدیک واقعہ بئر معونہ میں جبکہ محمدؒ بن عمارہ ابو نعیم کے نزدیک آپ غزوہ خیبر میں شہید ہوئے۔ پھر ایک صحابی حضرت زیدؓ بن اسلم ہیں۔ حضرت زیدؓ بن اسلم کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو عجلان سے تھا۔ یہ غزوہ بدر اور اُحد میں شامل ہوئے اور حضرت ابو بکرؓ کے دور خلافت میں طلیحہ بن خویلد الاسدی کے خلاف لڑتے ہوئے بزاخہ کے دن شہید ہوئے۔ پھر ایک صحابی ہیں ابو المنذر ریزیدؓ بن عامر۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو سواد سے تھا۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں شامل ہوئے۔ پھر حضرت عمروؓ بن ثعلبہ انصاری صحابی ہیں۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو عدی سے تھا۔ آپ غزوہ بدر اور اُحد میں شریک ہوئے۔ پھر حضرت ابو خالد حارثؓ بن قیس بن خالد بن مخلد ایک صحابی تھے۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو زُریق سے تھا۔ آپ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ جنگ یمامہ میں شامل ہوئے اور زخمی ہو گئے۔ زخم مندمل ہو گیا لیکن حضرت عمرؓ کے دور میں دوبارہ زخم پھٹ پڑا جس سے آپ کی وفات ہو گئی۔ اس لئے آپ کو جنگ یمامہ کے شہدا میں شامل کیا جاتا ہے۔

حضور انور نے ان صحابہ کے علاوہ دیگر ۳۳ بدری صحابہ کا بھی ذکر خیر فرمایا۔

حضور انور نے آخر میں مکرم اُنکو عدنان اسماعیل صاحب صدر جماعت ملائیشیا اور مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری خلیل احمد صاحب ربوہ کی وفات پر ان کے ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

حضور انور نے مندرجہ ذیل ۴۵ بدری صحابہ کی سیرت اور اُن کے عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا جس کی مختصر تفصیل پیش خدمت ہے۔

نام صحابی	تعلق قبیلہ/خاندان	شمولیت غزوات و دیگر	موقع شہادت/وفات
حضرت عَبْدُ رَبِّہٖؓ بن حق بن اوس	بنو خزرج کے خاندان بنو ساعدہ	بدر	
حضرت سلمہؓ بن ثابت بن وقش		بدر۔ اُحد	غزوہ اُحد میں ابوسفیان نے شہید کیا
حضرت سنانؓ بن صیفی	خزرج کی شاخ بنو سلمہ	بدر۔ اُحد	غزوہ خندق
حضرت عبداللہؓ بن مناف	بنو نعمان	بدر۔ اُحد	
حضرت محرِزؓ بن عامر بن مالک	بنو عدی بن نجار	بدر۔ اُحد	غزوہ اُحد کی صبح کے وقت وفات ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو شامل ہونے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔
حضرت عائذؓ بن ماعص	انصاری قبیلہ بنو زُریق	بدر سمیت تمام غزوات	حضرت ابو بکرؓ کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔
حضرت عبداللہؓ بن سلمہ بن مالک	انصاری قبیلہ بَلِیّ	بدر۔ اُحد	غزوہ اُحد
حضرت مسعودؓ بن خلدہ	انصاری قبیلہ بنو زُریق	بدر۔ اُحد	بعض روایات کے مطابق بئر معونہ اور بعض روایات کے مطابق غزوہ خیبر
حضرت مسعودؓ بن سعد انصاری	انصاری قبیلہ بنو زُریق	بدر۔ اُحد	بعض کے نزدیک بئر معونہ جبکہ محمدؒ بن عمارہ اور ابو نُعیم کے نزدیک غزوہ خیبر
حضرت زیدؓ بن اسلم	انصاری قبیلہ بنو عجلان	بدر۔ اُحد	حضرت ابو بکرؓ کے دور خلافت میں طُلَیحہ بن خُوَیلد الاسدی کے خلاف لڑتے ہوئے بُزاخہ کے دن شہید ہوئے۔
حضرت ابو المُنذر ریزیدؓ بن عامر	انصاری قبیلہ بنو سواد	بدر۔ اُحد۔ بیعت عقبہ	
حضرت عمروؓ بن ثعلبہ	انصاری قبیلہ بنو عدی	بدر۔ اُحد	
حضرت ابو خالد حارثؓ بن قیس بن خالد بن مُخلَّد	انصاری قبیلہ بنو زُریق	تمام غزوات۔ بیعت عقبہ	جنگ یمامہ میں زخمی ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے دور میں اسی زخم کی وجہ سے وفات ہوئی۔ جنگ یمامہ کے شہدا میں شامل کیا جاتا ہے۔

نام صحابی	تعلق قبیلہ/خاندان	شمولیت غزوات ودیگر	موقع شہادت/وفات
حضرت عبداللہؓ بن ثَعْلَبہ البَلَوِیّ		بدر۔اُحد	
حضرت نَحّابؓ بن ثعلبہ	انصاری قبیلہ بَلِیّ	بدر۔اُحد	
حضرت مالکؓ بن مسعود	انصاری قبیلہ بنوساعدہ	بدر۔اُحد	
حضرت عبداللہؓ بن قیس بن صخر	انصاری قبیلہ بنوسلمہ	بدر۔اُحد	
حضرت عبداللہؓ بن عبس	انصاری قبیلہ خزرج کی شاخ بنوعدی	بدر سمیت تمام غزوات	
حضرت مُعَتِّبؓ بن قُشَیر	انصاری قبیلہ اوس کی شاخ بنوضُبَیۃ	بدر۔اُحد	
حضرت سوادؓ بن رُزَن	انصاری	بدر۔اُحد	
حضرت مُعَتِّبؓ بن عوف	بنوخزاعہ	تمام غزوات۔ہجرت حبشہ	وفات ۵۷ہجری میں بعمر ۷۸سال ہوئی۔
حضرت بُجیرؓ بن ابی بُجیر		بدر۔اُحد	
حضرت عامرؓ بن بُکَیر	بنوسعد	بدراور بعد کے تمام غزوات	جنگ یمامہ
حضرت عمروؓ بن سراقہ بن المُعتَمِر	بنوعدی	تمام غزوات	حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں وفات ہوئی۔
حضرت ثابتؓ بن ھزّال	خزرج کی شاخ بنوعمرو بن عوف	تمام غزوات	جنگ یمامہ
حضرت سُبَیْعؓ بن قَیس	انصاری خزرجی	بدر۔اُحد	
حضرت خبّاب مولیٰ عُتبہؓ بن غزوان	بنونوفل کے حلیف تھے	بدر سمیت تمام غزوات	۱۹ہجری میں آپ کی وفات بعمر ۵۰سال ہوئی۔حضرت عمرؓ نے جنازہ پڑھا
حضرت سفیانؓ بن نَسر انصاری	خزرج کے خاندان بنوجُشَم	بدر۔اُحد	
حضرت ابومَخشی الطائیؓ (سُوَید بن مَخشی)	بنواسد کے حلیف تھے	بدر	
حضرت وہبؓ بن ابی سرح		بدر	
حضرت تمیم مولیٰ بنوغنم	انصاری	بدر۔اُحد	
حضرت ابوالحمراء مولیٰؓ		بدر۔اُحد	
حضرت حارثؓ بن عفراء		بدر۔اُحد	
حضرت ابوسبرۃؓ بن ابی رُھم	پھوپھی زاد بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	تمام غزوات۔ہجرت حبشہ	حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں وفات پائی۔
حضرت ثابتؓ بن عمرو بن زید	بنونجار یا بنواشجع	بدر۔اُحد	غزوہ اُحد
حضرت ابوالاعورؓ بن الحارث	خزرج کی شاخ بنوعدی بن نجار	بدر۔اُحد	
حضرت عبسؓ بن عامر بن عدی	خزرج کے خاندان بنوسلمہ	بدر۔اُحد	
حضرت ایاسؓ بن بُکَیر	قبیلہ بنوسعد بن لیث	تمام غزوات۔فتح مصر	ایک روایت فتح مصر۔ایک روایت جنگ یمامہ
حضرت مالکؓ بن نمیلہ	قبیلہ مُزینہ	بدر۔اُحد	غزوہ اُحد
حضرت اُنیسؓ بن قتادہ بن ربیعہ	انصاری قبیلہ اوس	بدر۔اُحد	جنگ اُحد
حضرت حارثؓ بن عرفجة	بنوغنم	بدر۔اُحد	
حضرت رافعؓ بن عُنجُدہ	بنواُمیہ بن زید بن مالک	بدر۔اُحد۔خندق	
حضرت خُلَیدۃؓ بن قیس		بدر۔اُحد	
حضرت ثقفؓ بن عمرو	بنواسلم/بنواسد/بنوسُلَیم (کوئی ایک)	بدر۔اُحد۔خندق۔حدیبیہ۔خیبر	غزوہ خیبر
حضرت سَبرۃؓ بن فاتک	خاندان بنواسد	بدر	

مسجد بیت العافیت فلاڈیلفیا امریکہ کے افتتاح پر احباب جماعت کو قیمتی نصائح

۱۹/اکتوبر ۲۰۱۸ء بمطابق ۱۹/اخاء ۱۳۹۷ ہجری شمسی

بمقام مسجد بیت العافیت، فلاڈیلفیا۔امریکہ

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ التوبۃ کی آیت 18 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ الحمدللہ! اللہ تعالیٰ نے اس شہر میں ہمیں پہلی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی اور آج اس کا رسمی افتتاح ہے۔ دنیاوی عمارتیں جو دنیاوی مفادات حاصل کرنے کے لئے بنائی جاتی ہیں ان کے افتتاحوں میں تو دنیا کے رواج کے مطابق ان ملکوں میں خاص طور پر اور دنیا میں عموماً دنیاوی ظاہری خوشیوں کے اظہار ہوتے ہیں۔ لیکن مسجد کا افتتاح جب ہم کرتے ہیں تو اس سوچ کے ساتھ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ان باتوں کا کرنا ضروری ہے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم عطا فرمایا ہے۔ اور اس میں سب سے پہلا اور اوّلین مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی بتایا ہے کہ مسجد کی تعمیر کرنے والوں کا کیا مقصد ہونا چاہئے یا وہ کون لوگ ہیں جو مسجد کی تعمیر کا حق ادا کرتے ہیں۔ وہ وہ لوگ ہیں جو اس کی آبادی کی فکر میں رہتے ہیں، اس کو اچھی حالت میں رکھنے کی فکر میں رہتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا عملی اظہار بھی ضروری ہے اور وہ اس وقت ہی ہوسکتا ہے جب اقام الصلوٰۃ کا عملی نمونہ دکھایا جائے۔ اس کا عملی اظہار ایک تو نماز باجماعت کی ادائیگی میں ہے۔ دوسرے نماز میں اللہ تعالیٰ کی حضوری اور توجہ کو قائم رکھنا ہے۔ پھر فرمایا کہ زکوٰۃ ادا کرنے والے، دین کی خاطر، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی بہتری، ان کے حق ادا کرنے کے لئے مالی قربانی کرنے والے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو سوائے اللہ تعالیٰ کے خوف کے اور کوئی خوف نہیں ہوتا۔ اس فکر میں رہتے ہیں کہ کہیں ہمارے کسی عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو جائے۔ ان حکموں کو اپنے پیش نظر ہر وقت رکھنے والے ہیں جن کا للہ تعالیٰ نے ایک حقیقی مسلمان کو حکم دیا ہے۔ پس یہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے۔ اس مسجد بننے کے بعد یہاں آنے والوں یا اس مسجد سے اپنے آپ کو منسوب کرنے والوں کی ذمہ داریاں پہلے سے بہت بڑھ گئی ہیں۔ آپ نے اپنی عبادتوں کے حق بھی ادا کرنے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق بھی ادا کرنے ہیں۔ تبھی ان لوگوں میں شمار ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر رہتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کہا جاتا ہے یہاں اس شہر میں مسلمانوں کی سینتالیس مساجد یا سینٹر ہیں لیکن باقاعدہ مسجد کے طور پر تعمیر ہونے والی یہ پہلی مسجد ہے۔ پس جب مسجد کے طور پر یہ عمارت اس شہر میں تعمیر ہوئی ہے تو صرف یہ بتانے کے لئے نہیں کہ مسلمانوں کی مسجد کی حقیقی شکل کس طرح کی ہوتی ہے بلکہ یہ بتانے کے لئے ہے کہ اس مسجد سے اسلام کی خوبصورت اور امن پسند تعلیم کی اصل شکل ابھر کر دنیا کے سامنے آئے گی۔ ہم ہیں جو دعاؤں اور عبادتوں کے ساتھ

اسلام کا حقیقی پیغام دنیا میں پھیلاتے ہیں اور یہاں اب پہلے سے بڑھ کر اپنے عملی نمونوں کے ذریعہ سے پھیلائیں گے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا یا دنیا کی دولت ہمیں اور ہماری نسلوں کی بقا کی ضمانت نہیں ہے بلکہ دونوں جہان میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا بقا کی ضمانت ہے۔ اس کے حکموں پر چلنا بقا کی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے مسجد کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مسجد کی عمارت کے لئے زمین 2007 میں خریدی گئی تھی۔ 2013 میں اس پہ کام شروع ہوا۔ اب یہ مسجد اس سال مکمل ہوئی ہے۔ 8.1 ملین ڈالرز خرچ ہوئے۔ کل رقبہ چار ایکڑ ہے۔ تین منزلہ عمارت ہے۔ ایک کمرشل کچن، مبلغ کی رہائش کے لئے ایک اپارٹمنٹ، دفاتر، لائبریری، عورتوں کا ایک بڑا ہال ہے۔ 350 مرد اور 350 عورتوں کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔ چھ ہزار مربع فٹ کا ملٹی پرپز ہال ہے جس میں سات سو افراد بیٹھ سکتے ہیں۔ چھیالیس گاڑیوں کی پکی پارکنگ بھی بنائی گئی ہے۔ کل چھیاسی گاڑیاں اور ایکسٹرا بھی آسکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کی تعمیر کا مقصد بیان فرمایا ہے ہر احمدی اس کو پورا کرنے والا ہو اور یہ مسجد اس علاقے میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے میں سنگ میل کی حیثیت رکھنے والی ہو۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے بنیں

۲۶/اکتوبر ۲۰۱۸ء بمطابق ۲۶/اخاء ۱۳۹۷ ہجری شمسی
بمقام مسجد بیت السمیع، ہیوسٹن۔ امریکہ

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام صادق کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے 'ہمارے مہدی' کے الفاظ سے خطاب فرمایا۔ یہ پیار اور قرب کے اظہار کا اعلیٰ مقام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے 'ہمارا' کہہ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مہدی معہود علیہ السلام کو عطا فرمایا۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لٹریچر میں اسلام کے اعلیٰ ترین مذہب ہونے کے بارے میں بیان فرمایا ہے اور اعتراض کرنے والوں کے اعتراض انہی پر الٹا کر یہ ثابت فرمایا کہ آج حقیقی اور اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا اور گناہوں سے نجات دلانے والا مذہب صرف اسلام ہے وہاں اپنوں کی تربیت کے لئے بھی بے شمار تقاریر، تحریروں اور مجالس میں بے شمار ارشادات فرمائے جو ہمارے لئے قدم قدم پر رہنما ہیں اور ہدایات کے سامان ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپؑ نے اپنے ماننے والوں کو بڑے درد کے ساتھ بیعت کا حق ادا کرنے اور حقیقی مومن بننے کی طرف رہنمائی فرمائی۔ یہ وہ ارشادات ہیں جنہیں ہمیں باقاعدہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور یہی ہماری روحانی تربیت کا ذریعہ ہے۔ یہی ذریعہ ہے جس کے ذریعہ سے ہم دین کا ادراک بھی حاصل کر سکتے

ہیں اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے راستے بھی تلاش کر سکتے ہیں، قرآن کریم کے اسرار و معارف تک پہنچ سکتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو پہچان سکتے ہیں۔ اپنی اعتقادی حالتوں کو درست کر سکتے ہیں۔ اپنی عملی حالتوں میں بہتری لا سکتے ہیں۔ بڑی بدقسمتی ہوگی اگر ہم اس خزانے کے ہوتے ہوئے اس سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ پس یہ ہمارا فرض ہے کہ آپؑ کے الفاظ کو پڑھیں، سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی حالتوں کو اس معیار پر لے کر آئیں جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے توقع کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک مقصد جو آپ نے ہمارے سامنے رکھا اور بیان فرمایا کہ ایک احمدی کا کیا معیار ہونا چاہئے۔ اسے کیسا ہونا چاہئے۔ آج کل کی مادی دنیا میں ان باتوں کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے جبکہ ہم میں سے بعض کی ترجیحات بھی دنیا کی طرف زیادہ ہوگئی ہیں اور دین کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی۔ اعتقادی لحاظ سے ہم اپنے آپ کو احمدی مسلمان کہتے ہیں لیکن عملی کمزوریاں ہم میں بہت زیادہ پیدا ہو رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سچا تقویٰ جس سے خدا تعالیٰ راضی ہو اس کے حاصل کرنے کے لئے بار بار اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ”مجھے یہ وحی بار بار ہوئی۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل:۱۲۹) اور اتنی مرتبہ ہوئی ہے کہ میں گن نہیں سکتا۔“ آپؑ فرماتے ہیں ”۔۔۔۔خدا جانے دو ہزار مرتبہ ہوئی ہو۔ اس سے غرض یہی ہے کہ تا جماعت کو معلوم ہو جاوے کہ صرف اس بات پر ہی فریفتہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم اس جماعت میں شامل ہو گئے یا صرف خشک خیالی ایمان سے راضی ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی معیت اور نصرت اسی وقت ملے گی جب سچا تقویٰ ہو اور پھر نیکی ساتھ ہو۔“ پس اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے اپنے آپ کو بچانے کے لئے بھی، دنیا کو بچانے کے لئے بھی ہمیں کوشش کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے اپنی پوری طاقتیں اور استعدادیں استعمال کرنی ہوں گی کہ اللہ تعالیٰ کو ہم کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے بنیں۔ دنیا میں رہتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد پورا کرنے والے ہوں۔ آپ علیہ السلام کے ارشادات پر عمل کرنے والے ہوں اور جو شرائط بیعت میں دسویں شرط ہے اطاعت بالمعروف کی آپؑ کی اطاعت کی اس کا حقیقی مفہوم سمجھتے ہوئے اطاعت کے اس معیار کو پہنچنے والے ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کے وارث بنیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا ہے۔

اپنے ایمانوں اور اعمال کا ایسا محاسبہ کرو کہ تمہارا دل خدا تعالیٰ کا عرش ہو جائے

۲رنومبر ۲۰۱۸ء بمطابق ۲رنبوت ۱۳۹۷ ہجری شمسی
بمقام مسجد بیت السمیع، ہیوسٹن۔ امریکہ

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ ہر شخص مرد یا عورت جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اس کا صرف اتنا اعلان ہی اسے حقیقی احمدی نہیں بنا دیتا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانتا ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک حقیقی احمدی بننے کے لئے بعض شرائط رکھی ہیں۔ بعض ذمہ داریاں، بعض فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر ان پر عمل کرو گے، ان کو ادا کرو گے تو تبھی حقیقی رنگ میں میری جماعت میں شمار ہو گے۔ گویا احمدی بننے کے لئے صرف اعتقادی تبدیلی کافی نہیں ہے۔ اعتقادی لحاظ سے تو بیشک ایک شخص کو احمدی بناتا ہے لیکن عملی احمدی بننے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ ان باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے جن کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک احمدی سے توقع فرمائی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ”بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اپنی جان آج خدا تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دی۔“ پس یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ جب ہم اپنی کوئی چیز کسی کو بیچتے ہیں تو پھر اس پر ہمارا کوئی حق نہیں رہتا بلکہ جس کے پاس بیچی ہو وہ اس کا مالک بن جاتا ہے اور پھر اسے اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرتا ہے۔ پس

یہ وہ حالت ہے جو ہمیں اپنے اوپر طاری کرنی چاہئے اور یہ وہ سوچ ہے جو ہمیں اپنی جانوں کے بارے میں رکھنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’اگر بیعت کے وقت وعدہ اور ہے اور پھر عمل اور ہے تو دیکھو کتنا فرق ہے۔‘‘ کتنا بڑا تضاد ہے تمہاری باتوں میں۔ ’’اگر تم خدا سے فرق رکھو گے تو وہ تم سے فرق رکھے گا۔‘‘ آپؑ نے فرمایا’’۔۔۔ اس لئے تم اپنے ایمانوں اور اعمال کا محاسبہ کرو کہ کیا ایسی تبدیلی اور صفائی کر لی ہے کہ تمہارا دل خدا تعالیٰ کا عرش ہو جائے اور تم اس کی حفاظت کے سایہ میں آجاؤ۔‘‘

حضور انور نے فرمایا کہ صحابہؓ کو دیکھیں کیا پاک تبدیلیاں تھیں۔ انہوں نے سالوں بلکہ نسلوں کی دشمنیوں کو صرف خدا تعالیٰ کی خاطر محبت، پیار اور بھائی چارے میں بدل دیا کجا یہ کہ چند منٹ کی رنجش سے مسجدوں میں آنا چھوڑ دیں۔ اپنی جانوں کو بیچا تو جو بالکل جاہل لوگ تھے تعلیم یافتہ ہوئے۔ تعلیم یافتہ سے باخدا انسان بنے۔ انہوں نے دل و جان سے اس بات کو مانا کہ آج سے ہمارا اپنا کچھ نہیں سب کچھ خدا تعالیٰ کا ہے۔ انہوں نے جب شرک سے توبہ کی تو مخفی شرک سے سے بھی بچنے کی کوشش کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’شرک سے مراد یہی نہیں کہ پتھروں وغیرہ کی پرستش نہ کی جاوے بلکہ یہ ایک شرک ہے کہ اسباب کی پرستش کی جاوے اور معبودات دنیا پر زور دیا جاوے۔‘‘

حضور انور نے فرمایا کہ توحید کے قیام کی کوشش اور شرک سے اپنے ماننے والوں کے دلوں کو پاک کرنے کے اہم کام کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں جو توجہ دلائی اور جس پر ہماری بیعت لی وہ جھوٹ اور اخلاقی برائیوں سے بچنا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر یہ بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔ سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔‘‘ پس اگر توحید کا دعویٰ ہے، اگر خدا تعالیٰ کی عبادت کا دعویٰ ہے، اگر حقیقی مسلمان بننے کا دعویٰ ہے تو پھر جھوٹ کو اپنے اندر سے ہمیں نکالنا ہوگا اور جھوٹے کو بھی نکالنا ہوگا۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے زنا، شرارت، ظلم، فساد اور فتنہ سے بچنے، تقویٰ اپنانے اور پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کرنے، توبہ و استغفار کرنے سے متعلق مختلف اقتباسات پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور سہل امر نہیں۔ یہ بھی ایک موت ہوتی ہے۔۔۔ جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں۔‘‘

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے حق کو ادا کرنے والے ہم ہوں اور ہمیشہ خلافت سے مکمل اطاعت اور خلیفہ وقت کے تمام معروف فیصلوں پر سچے دل اور کامل اطاعت کے ساتھ عمل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

نماز میں لذت اور رقت کے حصول کا طریق اور دعا

۲۴ اپریل ۱۹۰۵ کی مجلس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے عرض کی کہ میرا دل آج کل ایسا ہو رہا ہے کہ نماز میں لذت اور رقت پیدا نہیں ہوتی اور نہایت سخت تکلیف میں رہتا ہوں۔ خواہ مخواہ شبہات پیدا ہوتے ہیں اگرچہ ان کو بہت رد کرتا ہوں تاہم وساوس پیچھا نہیں چھوڑتے۔ فرمایا:

یہ بھی خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ انسان ایسے وساوس کا مغلوب نہیں ہوتا۔ یہ بھی ثواب کی حالت ہے۔ نفس کی تین حالتیں ہیں۔ ایک تو نفسِ امارہ۔ نفسِ امارہ والے کو خبر ہی نہیں کہ بدی کیا شے ہے۔ دوسرا نفسِ لوامہ ہے جو بدی کرتا ہے پر بدی پر ہمیشہ گھبراتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے اور توبہ کرتا ہے۔ ایسا شخص نفس کا غلام نہیں اور اس حالت میں ہونا ایک حد تک ضروری بھی ہے۔ اس سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس میں بڑے بڑے ثواب ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود بخود نور اور سکینت نازل کرتا ہے۔ خدا کی رحمت کا وقت آتا ہے اور ایک ٹھنڈ پڑ جاتی ہے اور وہ بات ہوا ہو جاتی ہے۔ انسان کو چاہئے کہ تھک نہ جاوے۔ سجدہ میں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ بہت پڑھا کرو۔ لیکن یاد رکھو کہ جلد بازی خوفناک ہے۔ اسلام میں انسان کو بہادر بننا چاہئے۔ برسوں کی محنت و مشقت کے بعد آخر شیطان کے حملے کمزور ہو جاتے ہیں اور وہ بھاگ جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد ۷ ص ۳۴۶، ۳۴۷)

حضرت مسیح موعودؑ اور
خلفاء احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں

بیوی کے حقوق اور خاوند کے فرائض کا بیان اور اثر انگیز نصائح

دوستانہ ماحول میں اخلاق فاضلہ کو اختیار کرتے ہوئے
گھروں کو محبت اور پیار کا گہوارا بنائیں

مرد کی ضروری خصوصیات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''رسول کریم ﷺ کے ساتھ تقریباً پندرہ سال کا طویل عرصہ گزارنے کے بعد حضرت خدیجہؓ نے پہلی وحی کے موقع پہ جو گواہی دی، جب وحی ہوئی اور آنحضرت ﷺ بہت پریشان تھے کہ کیا ہو گیا تو حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا کہ بخدا اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے اور رشتہ داروں سے حسن سلوک فرماتے ہیں اور غریبوں ناداروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں اور معدوم ہو جانے والی نیکیوں کو زندہ کرنے والے ہیں''یعنی جو نیکیاں ختم ہو گئی ہیں ان کو دوبارہ زندہ کرنے والے ہیں'' اور سچ بولنے کے نتیجہ میں پیش آنے والی مشکلات کے باوجود حق کے ہی معین و مددگار ہیں۔ یعنی سچی بات ہی کہتے ہیں اور مہمان نواز بھی ہیں۔''

(بخاری بدء الوحی)

تو ایک انسان میں جو خصوصیات ہونی چاہییں خاص طور پر ایک مرد میں جن خصوصیات کا ہونا ضروری ہے جس سے پاک معاشرہ وجود میں آ سکتا ہے وہ یہی ہے جن کا ذکر حضرت خدیجہؓ نے آپ کے خلق کے ضمن میں فرمایا کہ صلہ رحمی اور حسن سلوک، رشتہ داروں کا خیال، ان کی ضروریات کا خیال، ان کی تکالیف کو دور کرنے کی کوشش۔ اب صلہ رحمی بھی بڑا وسیع لفظ ہے اس میں بیوی کے رشتہ داروں کے بھی وہی حقوق ہیں جو مرد کے اپنے رشتے داروں کے ہیں۔ ان سے بھی صلہ رحمی اتنی ہی ضروری ہے جتنی اپنوں سے۔ اگر یہ عادت پیدا ہو جائے اور دونوں طرف سے صلہ رحمی کے یہ نمونے قائم ہو جائیں تو پھر کیا کبھی اس گھر میں تُو تکار ہو سکتی ہے؟ کوئی لڑائی جھگڑا ہو سکتا ہے؟ کبھی نہیں۔ کیونکہ اکثر جھگڑے ہی اس بات سے ہوتے ہیں کہ ذرا سی بات ہوئی یا ماں باپ کی طرف سے کوئی رنجش پیدا ہوئی یا کسی کی ماں نے یا کسی کے باپ نے کوئی بات کہہ دی، اگر مذاق میں ہی کہہ دی اور کسی کو بری لگی تو فوراً ناراض ہو گیا کہ میں تمہاری ماں سے بات نہیں کروں گا، میں تمہارے باپ سے بات نہیں کروں گا۔ میں تمہارے بھائی سے بات نہیں کروں گا پھر الزام تراشیاں کہ وہ یہ ہیں اور وہ ہیں تو یہ زود رنجیاں چھوٹی چھوٹی باتوں پر، یہی پھر بڑے جھگڑوں کی بنیاد بنتی ہیں۔''

(خطبہ جمعہ ۲ جولائی ۲۰۰۴ء الفضل انٹرنیشنل ۲۱ ستمبر ۲۰۰۴ء ص ۴)

بیویوں کے رشتہ داروں اور سہیلیوں سے حسن سلوک

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''آنحضرت ﷺ کس قدر اپنی بیویوں کے رشتہ داروں سے ان کی سہیلیوں سے حسن سلوک فرمایا کرتے تھے۔ بے شمار مثالوں سے ایک یہاں دیتا ہوں۔

راوی نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ حضرت خدیجہؓ کی بہن ہالہ کی آواز کان میں پڑتے ہی کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے اور خوش ہو کر فرماتے یہ تو خدیجہ کی بہن ہالہ آئی ہے۔ اور آپ کا یہ دستور تھا کہ گھر میں کوئی جانور ذبح ہوتا تو اس کا گوشت حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں میں بھجوانے کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل خدیجہؓ)

لیکن یہاں تھوڑی سے وضاحت بھی کر دوں اس کی تشریح میں۔ بعض باتیں سامنے آتی ہیں جن کی وجہ سے وضاحت کرنی پڑ رہی ہے۔ کیونکہ معاشرے میں عورتیں اور مرد زیادہ مکس اپ ہونے لگ گئے ہیں۔ اس سے کوئی یہ مطلب نہ لے لے کہ عورتوں کی مجلسوں میں بھی بیٹھنے کی اجازت مل

گئی ہے اور بیویوں کی سہیلیوں کے ساتھ بیٹھنے کی بھی کھلی چھٹی مل گئی ہے۔ خیال رکھنا بالکل اور چیز ہے اور بیوی کی سہیلیوں کے ساتھ دوستانہ کر لینا بالکل اور چیز ہے۔اس سے بہت سی قباحتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔کئی واقعات ایسے ہوتے ہیں کہ پھر بیوی تو ایک طرف رہ جاتی ہے اور سہیلی جو ہے وہ بیوی کا مقام حاصل کر لیتی ہے۔مرد تو پھر اپنی دنیا بسا لیتا ہے۔لیکن وہ پہلی بیوی بیچاری روتی رہتی ہے۔اور یہ حرکت سراسر ظلم ہے اور اس قسم کی اجازت قطعاً نہیں دی۔کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں شادی کرنے کی اجازت ہے یہاں ان معاشروں میں خاص طور پر احتیاط کرنی چاہئے۔اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں، اُس بیوی کا بھی خیال رکھیں جس نے ایک لمبا عرصہ تنگی ترشی میں آپ کے ساتھ گزارا ہے۔آج یہاں پہنچ کر اگر حالات ٹھیک ہو گئے ہیں تو اس کو دھتکار دیں، یہ کسی طرح بھی انصاف نہیں ہے۔''

(خطبہ جمعہ ۲ جولائی ۲۰۰۴ء الفضل انٹرنیشنل ۲۱ ستمبر ۲۰۰۴ء ص ۷)

مرد کو بیوی کا قدردان ہونا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے ایک دفعہ آپؐ کو کہا کہ اے اللہ کے رسول! خدا نے آپ کو اس قدر اچھی اچھی بیویاں عطا فرمائی ہیں۔اب اس بڑھیا (یعنی حضرت خدیجہؓ) کا ذکر جانے بھی دیں۔تو آپ ﷺ فرماتے تھے کہ نہیں نہیں۔خدیجہ اس وقت میری ساتھی بنی جب میں تنہا تھا۔وہ اس وقت میری سپر بنی جب میں بے یار و مددگار تھا۔وہ اپنے مال کے ساتھ مجھ پر فدا ہو گئیں اور اللہ تعالیٰ نے اس نے مجھے اولاد بھی عطا کی۔ انہوں نے اس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۶ ص ۱۱۸ مطبوعہ بیروت)

تو یہ ہے اسوۂ حسنہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کا۔لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے اور ایسے معاملات سن کر بڑی تکلیف ہوتی ہے، طبیعت بعض دفعہ بے چین ہو جاتی ہے کہ ہم میں سے بعض کسطرف چل پڑے ہیں۔بیوی کی ساری قربانیاں بھول جاتے ہیں حتی کہ بعض تو اس حد تک کمینگی پر اُتر آتے ہیں کہ بیوی سے رقم لے کر اس پر دباؤ ڈال کر اس کے ماں باپ سے رقم وصول کر کے کاروبار کرتے ہیں یا زبردستی بیوی کے پیسوں سے خریدے ہوئے مکان میں اپنا حصہ ڈال لیتے ہیں اور پھر اس کو مستقل دھمکیاں ہوتی ہیں۔اور بعض دفعہ تو حیرت ہوتی ہے کہ اچھے بھلے شریف خاندانوں کے لڑکے بھی ایسی حرکتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ایسے لوگ کچھ خوف خدا کریں اور اپنی اصلاح کریں۔ورنہ یہ واضح ہو کہ نظام جماعت، اگر نظام کے پاس معاملہ آ جائے تو کبھی ایسے بے ہودہ لوگوں کا ساتھ نہیں دیتا، نہ دے گا۔اور پھر یہی نہیں کہ لڑکے خود کرتے ہیں بلکہ ایسے لڑکوں کے ماں باپ بھی ان پر دباؤ ڈال کے ایسی حرکتیں کرواتے ہیں۔وہ بھی یاد رکھیں کہ ان کی بھی بیٹیاں ہیں اور ان سے بھی یہی سلوک ہو سکتا ہے۔اور اگر بیٹیاں نہیں ہیں جن کی تکلیف کا احساس ہو، بعضوں کے بیٹے ہوتے ہیں اس لیے ان کو بیٹیوں کی تکلیف کا پتہ ہی نہیں لگتا۔تو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کو تو جان دینی ہے، اس کے حضور تو حاضر ہونا ہے۔''

(خطبہ جمعہ ۲ جولائی ۲۰۰۴ء الفضل انٹرنیشنل ۲۱ ستمبر ۲۰۰۴ء ص ۷)

گھر میں رہنے کا انداز بے تکلف ہونا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''حضرت عائشہؓ ایک روایت کرتی ہیں کہ اگر آپ ﷺ رات کو دیر سے گھر لوٹتے تو کسی کو زحمت دیئے یا جگائے بغیر خود ہی کھانا تناول فرما لیتے یا دودھ ہوتا تو خود ہی لے کر نوش فرما لیتے۔''

(مسلم کتاب الاشربۃ باب اکرام الضیف)

یہ اسوہ ہے آنحضرت ﷺ کا لیکن بعض مثالیں ایسی سامنے آتی ہیں، عموماً اب یہ ہوتا ہے کہ مرد لیٹ کام سے واپس آتے ہیں اور یہ روز کا معمول ہے اور اگر بیوی کسی دن طبیعت کی خرابی کی وجہ سے پہلے کھانا کھا لے تو ایک قیامت برپا ہو جاتی ہے موڈ بگڑ جاتے ہیں کہ تم نے میرا انتظار کیوں نہیں کیا۔ہمارے معاشرے میں پاکستانی ہندوستانی اس مشرقی معاشرے میں یہ بات زیادہ پیدا ہوتی جا رہی ہے، پہلے بھی تھی لیکن پڑھے لکھے ہونے کے ساتھ ساتھ ختم ہونی چاہئے تھی، اس کی بھی اصلاح کرنی چاہئے اور ''زیادہ'' سے میرا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک دو فیصد بھی ہمارے اندر ہے تب بھی قابل فکر ہے، بڑھ سکتی ہے۔پھر اس وجہ سے خاوند تو جو ناراض ہوتا ہے بیوی سے تو ہوتا ہے، ساس سسر بھی ناراض ہو جاتے ہیں اپنی بہو سے کہ تم نے کیوں انتظار نہیں کیا۔''

(خطبہ جمعہ ۲ جولائی ۲۰۰۴ء الفضل انٹرنیشنل ۲۱ ستمبر ۲۰۰۴ء ص ۷)

آنحضور ﷺ کا اسوہ اپنائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم اس خوبصورت نمونہ پر، اس

اسوہ پر عمل کرتے ہیں؟ بعض ایسی شکایات بھی آتی ہیں کہ ایک شخص گھر میں کرسی پہ بیٹھا اخبار پڑھ رہا ہے، پیاس لگی تو بیوی کو آواز دی کہ فریج سے پانی یا جوس نکال کر مجھے پلا دو۔ حالانکہ قریب ہی فریج پڑا ہوا ہے خود نکال کر پی سکتے ہیں اور اگر بیچاری اپنے کام کی وجہ سے یا مصروفیت کی وجہ سے یا کسی وجہ سے لیٹ ہوگئی تو پھر اس پر گرجنا، برسنا شروع کر دیا۔ تو ایک طرف تو یہ دعویٰ کہ ہمیں آنحضور ﷺ سے محبت ہے اور دوسری طرف عمل کیا ہے، ادنیٰ سے اخلاق کا بھی مظاہرہ نہیں کرتے۔ اور کئی ایسی مثالیں آتی ہیں جو پوچھو تو جواب ہوتا ہے کہ ہمیں تو قرآن میں اجازت ہے عورت کو سرزنش کرنے کی۔ تو واضح ہو کہ قرآن میں اس طرح کی کوئی ایسی اجازت نہیں ہے۔ اس طرح آپ اپنی ذاتی دلچسپی کی وجہ سے قرآن کو بدنام نہ کریں۔

گھریلو زندگی کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی گواہی یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے اور سب سے زیادہ کریم، عام آدمیوں کی طرح بلا تکلف گھر میں رہنے والے، آپ نے کبھی تیوری نہیں چڑھائی، ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ نیز آپؓ فرماتی ہیں کہ اپنی ساری زندگی میں آنحضرت ﷺ نے کبھی اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھایا نہ کبھی خادم کو مارا۔ خدام کو بھی کبھی کچھ نہیں کہا۔

(شمائل ترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)
(خطبہ جمعہ ۲ جولائی ۲۰۰۴ الفضل انٹرنیشنل ۲۱ ستمبر ۲۰۰۴ ص ۶)

بیویوں کا چھوٹی چھوٹی باتوں میں خیال رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ایک روایت ہے۔ آنحضرت ﷺ کی ایک بیوی حضرت صفیہؓ تھیں جو رسول اللہ ﷺ کے شدید معاند اور یہودی قبیلہ بنو نضیر کے سردار حیئی ابن اخطب کی بیٹی تھیں۔ جنگ خیبر سے واپسی پر آنحضرت ﷺ نے اونٹ پر حضرت صفیہؓ کے لئے خود جگہ بنائی۔ آپ نے جو قبا زیب تن کر رکھا تھا اسے اتار کر اور تہہ کر کے حضرت صفیہؓ کے بیٹھنے کی جگہ پر بچھا دیا پھر ان کو سوار کرتے ہوئے آپ نے اپنا گھٹنا ان کے آگے جھکا دیا اور فرمایا کہ اس پر پاؤں رکھ کر اونٹ پر سوار ہو جاؤ۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوۂ خیبر)

تو دیکھیں کس طرح آپ نے بیوی کا خیال رکھا۔ یہ نمونے آپ نے ہمیں عمل کرنے کے لئے دیے ہیں۔ آج کل بعض لوگ صرف اس خیال سے بیویوں کا خیال نہیں رکھتے کہ لوگ کیا کہیں گے کہ بیوی کا غلام ہو گیا۔ بلکہ حیرت ہوتی ہے کہ بعض لڑکوں کے، مردوں کے بڑے بزرگ رشتہ دار بھی بچوں کو کہہ دیتے ہیں کہ بیوی کے غلام نہ بنو۔ بجائے اس کے کہ آپس میں ان کی محبت اور سلوک میں اضافہ کرنے کا باعث بنیں۔ اپنے لئے کچھ اور پسند کر رہے ہوتے ہیں۔'' (خطبہ جمعہ ۲ جولائی ۲۰۰۴ الفضل انٹرنیشنل ۲۱ ستمبر ۲۰۰۴ ص ۷)

نیک اور پاکیزہ نمونے

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

''حضرت مسیح موعودؑ کو میں نے بیسیوں دفعہ برتن مانجتے اور دھوتے دیکھا ہے اور مَیں نے خود بیسیوں دفعہ برتن مانجھے اور دھوئے ہیں اور کئی دفعہ رومال وغیرہ کی قسم کے کپڑے بھی دھوئے ہیں۔''

(روزنامہ الفضل ۹ دسمبر ۱۹۳۴ ص ۱۱)

مرد عورت کا مربی اور محسن ہونا چاہئے

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''مرد کا عورت پر ایک حق زائد بھی ہے کہ مرد عورت کی زندگی کے تمام اقسام آسائش کا متکفل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔۔۔ یعنی یہ بات مردوں کے ذمہ ہے کہ جو عورتوں کو کھانے کے لئے ضرورتیں ہوں یا پہننے کے لئے ضرورتیں ہوں وہ سب ان کے لئے مہیا کریں۔ اس سے ظاہر ہے کہ مرد عورت کا مربی اور محسن اور ذمہ دار آسائش کا ٹھہرایا گیا ہے اور وہ عورت کے لئے بطور آقا اور خداوند نعمت کے ہے۔''

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۲۸۸)

اہل خانہ کے نان و نفقہ کا اہتمام کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت ﷺ کا جو نمونہ گھریلو زندگی میں ہے ہر لحاظ سے مثالی اور بہترین تھا آپ اپنے اہل خانہ کے نان و نفقہ کا بطور خاص اہتمام فرماتے تھے۔ یعنی جو ان کے اخراجات ہیں ان کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ اپنی وفات کے وقت بھی ازواج مطہرات کے نان نفقہ کے بارے میں تاکیدی ہدایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا خرچ ان کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا جائے۔''

(بخاری کتاب الوصایا باب نفقۃ القیم للوقت)

اس بات سے وہ مرد جو عورتوں کے مال پر نظر رکھے رہتے ہیں،

انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ذمہ داری ان کی ہے اور عورت کی رقم پر ان کا کوئی حق نہیں۔ اپنے بیوی بچوں کے خرچ پورے کرنے کے وہ مرد خود ذمہ دار ہیں۔ اس لئے جو بھی حالات ہوں چاہے مزدوری کر کے اپنے گھر کے خرچ پورے کرنے پڑیں ان کا فرض ہے کہ وہ گھر کے خرچ پورے کریں۔ اور محنت کے ساتھ اگر دعا بھی کریں تو پھر اللہ تعالیٰ برکت بھی ڈالتا ہے اور کشائش بھی پیدا فرماتا ہے۔'' (خطبہ جمعہ ۲ جولائی ۲۰۰۴ء الفضل انٹرنیشنل ۲۱ ستمبر ۲۰۰۴ء ص ۷)

تقویٰ کی برکت سے گھر بنتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''جیسا کہ مَیں نے کہا اور جائزہ میں بھی سامنے آیا عموماً باپوں کی طرف سے یہ ظلم زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے مَیں مردوں کو توجہ دلا رہا ہوں کہ اپنی بیویوں کا خیال رکھیں۔ ان کے حقوق دیں۔ اگر آپ نیکی اور تقویٰ پر قدم مارنے والے ہیں تو الا ماشاء اللہ عموماً پھر بیویاں آپ کے تابع فرمان رہیں گی۔ آپ کے گھر ٹوٹنے والے گھروں کی بجائے، بننے والے گھر ہوں گے جو ماحول کو بھی اپنے خوبصورت نظارے دکھا رہے ہوں گے۔''

(خطبہ جمعہ ۱۰ نومبر ۲۰۰۶ء الفضل انٹرنیشنل ۳ جنوری ۲۰۰۷ء ص ۸)

رسول اللہ ﷺ کا نمونہ اختیار کرو

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ ساری باتوں کا کامل نمونہ ہیں آپ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی پاک زندگی کو مطالعہ کرو تا تمہیں معلوم ہو کہ آپ ایسے خلیق تھے۔ باوجودیکہ آپ بڑے بارعب تھے لیکن اگر کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرتی تو آپ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ وہ اجازت نہ دے۔'' (ملفوظات جلد ۲ ص ۳۸۷)

پیار اور محبت کے ذریعے عورت سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ایک روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں سے بھلائی سے پیش آیا کرو عورت یقیناً پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ پسلی کے اوپر کے حصے میں زیادہ کجی ہوتی ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے اور تم اسے چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس تم اس سے بھلائی ہی سے پیش آیا کرو۔

ایک روایت میں ہے کہ عورت پسلی کی طرح ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو توڑ دو گے اور اگر تم اس سے فائدہ اٹھانا چاہو تو تم اس کی کجی کے باوجود اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔''

(بخاری کتاب الانبیاء باب خلق آدم و ذریتہ)

اب پسلی کا زاویہ یا گولائی جو بھی ہے وہی اس کی مضبوطی ہے۔ اور انتہائی نازک حصہ بھی کسی جاندار کا اس کے حصار میں ہے۔ یعنی دل اور بعض دوسری چیزیں بھی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی اس تخلیق سے انسان نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس لیے دیکھ لیں عمارتوں اور پلوں میں جہاں زیادہ مضبوطی دینی ہو اسی طرح کردار ہے اس سے فائدہ اٹھانا ہے تو اس کو زیادہ اپنے مطابق ڈھالنے کی کوشش نہ کرو ورنہ فائدہ تو کیا وہ تمہارے کسی کام کی بھی نہیں رہے گی۔ لیکن یہ بھی ثابت شدہ ہے کہ عورت میں اللہ تعالیٰ نے قربانی کا مادہ بہت زیادہ رکھا ہے اگر خود نمونہ بن کر اس سے نیکی سے پیش آؤ گے تو وہ خود اپنے آپ کو تمہاری خواہشات پر قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے گی۔ اس لئے زیادہ فائدہ سختی سے نہیں بلکہ پیار و محبت سے ہی اٹھایا جا سکتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ ۲ جولائی ۲۰۰۴ء الفضل انٹرنیشنل ۲۱ ستمبر ۲۰۰۴ء ص ۸)

جمعۃ المبارک کی اہمیت

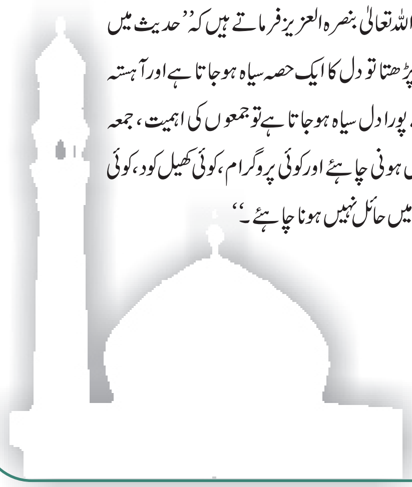

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ''حدیث میں آتا ہے کہ اگر انسان ایک جمعہ نہیں پڑھتا تو دل کا ایک حصہ سیاہ ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ جمعہ چھوڑتے چلے جانے سے پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے تو جمعوں کی اہمیت، جمعہ پڑھنے کی اہمیت ہر احمدی کے دل میں ہونی چاہئے اور کوئی پروگرام، کوئی کھیل کود، کوئی کام یا کاروبار جمعہ کی نماز کی ادائیگی میں حائل نہیں ہونا چاہئے۔''

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوم صفحہ ۹۵)

وقفِ نو بچہ۔ خدا کے حضور ایک تحفہ

مکرم لقمان احمد کشور صاحب

پہلے دن سے ہی ان کے کان میں ڈالا جائے کہ آپ وقف ہیں اور جماعت کے لئے آپ نے اپنی زندگی صرف کرنی ہے اور آپ کی اپنی کوئی زندگی نہیں

خدا تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس دور میں پیدا کیا اور اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا متبع ہونے کا اعزاز بخشا اور ہمیں اپنے بھیجے ہوئے مسیح اور امام مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ وہ جماعت جس کا مقصد آخرین کے اس دور میں اولین کے دور والے تمام نمونے قائم کرنے ہیں اور ہر قربانی میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ کا سب کچھ خدا کے دین کے لئے وقف تھا اور حضرت مسیح موعودؑ کی تمام زندگی بھی دین کی خدمت میں گزری تو ان کے نمونہ کو دیکھتے ہوئے آپ کے ہر پیروکار کی یہ اولین ترجیح، حقیقی فرض اور مقصد صرف اور صرف خدا کے دین کے لئے کامل طور پر خود کو وقف کر دینا ہے اور ہمیشہ یہ بات مدنظر رکھنا ہے کہ ہمیشہ دین دنیا پر مقدم ٹھہرے۔

لہٰذا جماعت کی تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء خدا تعالیٰ سے رہنمائی پا کر بار بار اس مقصد پر زور دیتے رہے اور احباب کو اس طرف تحریک کرتے رہے کہ احباب نہ صرف خود بلکہ اپنی اولادوں کو بھی اس مقصد کے لئے وقف کر دیں تا اس واحد و یگانہ کا نام جلد از جلد اس جماعت کے ذریعہ دنیا کے کناروں تک پہنچے اور توحید کا علم ہر جگہ بلند ہو اور خدا کے دین کا بول بالا ہو اور اس کے پیارے نبی ﷺ کی صداقت ثابت ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۳ اپریل ۱۹۸۷ (خطباتِ طاہر جلد ۶ ص ۲۴۶) میں احباب جماعت کو تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''۔۔۔ابرار کی بھی یہ سنت ہے انبیاء کے علاوہ جیسے حضرت مریم کی والدہ نے یہ التجا کی خدا سے۔ کہ اے میرے رب! جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں تیرے لئے پیش کر رہی ہوں۔ مجھے نہیں پتہ کیا چیز ہے لڑکی ہے کہ لڑکا ہے اچھا ہے یا برا ہے۔ مگر جو کچھ ہے میں تمہیں دے رہی ہوں۔ (سورۃ آل عمران ۳۶)

فتقبل منی مجھ سے قبول فرما۔ **اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ.**

تو بہت ہی سننے والا اور جاننے والا ہے یعنی سنتا ہے اور علم رکھتا ہے اس مضمون کا الگ تعلق ہے اس لئے اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بہر حال یہ دعا حضرت مریم کی والدہ جو آل عمران سے تھیں نے کی خدا تعالیٰ کو ایسی پسند آئی کہ اسے قرآن کریم میں آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کر لیا۔ اسی طرح حضرت ابراہیمؑ کی دعا اپنی اولاد کے متعلق اور دوسرے ابنیاء کی دعائیں اپنی اولاد کے متعلق یہ ساری قرآن کریم میں محفوظ فرمائیں۔ بعض جگہ آپ کو ظاہر طور پر وقف کا مضمون نظر نہیں آئے گا جیسا کہ یہاں آیا ہے اے خدا میں تیری راہ میں اس بچے کو وقف کرتی ہوں۔ لیکن بسا اوقات آپ کو یہ دعا نظر آئے گی کہ اے خدا! جو نعمت تُو نے بھی مجھے دی ہے وہ میری اولاد کو بھی دے اور ان میں بھی انعام جاری فرما۔ حضرت ابراہیمؑ نے اس رنگ میں دعا کی۔ لیکن حقیقت میں اگر آپ غور کریں تو جو انعام مانگا جا رہا ہے وہ وقف کامل ہے۔ کامل وقف کے سوا نبوت ہو نہیں سکتی۔''

اور اس تحریک کا ان الفاظ میں نمایاں اجراء فرمایا کہ

''۔۔۔پس میں نے یہ سوچا کہ ساری جماعت کو میں اس بات پر آمادہ کروں کہ اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے جہاں ہم روحانی اولاد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں دعوت الی اللہ کے ذریعہ وہاں اپنے آئندہ ہونے والے بچوں کو خدا کی راہ میں ابھی سے وقف کر دیں اور یہ دعا مانگیں۔ ''کہ اے خدا! ہمیں ایک بیٹا دے لیکن اگر تیرے نزدیک بیٹی ہی ہونا مقدر ہے تو ہماری بیٹی ہی تیرے حضور پیش ہے۔ **ما فی بطنی** جو کچھ بھی میرے بطن میں ہے یہ مائیں دعائیں کریں اور والد بھی ابراہیمی دعائیں

کریں کہ اے خدا! ہمارے بچوں کو اپنے لئے چن لے ان کو اپنے لئے خاص کر لے تیرے ہو کر رہ جائیں اور آئندہ صدی میں ایک عظیم الشان واقفین بچوں کی فوج ساری دنیا سے اس طرح داخل ہو رہی ہو کہ وہ دنیا سے آزاد ہو رہی ہو اور محمد رسول اللہ ﷺ کے خدا کی غلام بن کر اس صدی میں داخل ہو رہی ہو چھوٹے چھوٹے بچے ہم خدا کے حضور تحفہ کے طور پر پیش کر رہے ہوں۔''

اور اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اگلی صدی میں واقفین زندگی کی شدید ضرورت ہے کہ جماعت کے ہر طبقہ سے لکھوکھہا کی تعداد میں واقفین زندگی اس صدی کے ساتھ ہم دراصل خدا کے حضور تحفہ پیش کر رہے ہوں گے لیکن استعمال تو اس صدی کے لوگوں نے کرنا ہے بہر حال۔ تو یہ تحفہ ہم اس صدی کو دینے والے ہیں اس لئے جن کو بھی توفیق ہے وہ اس تحفے کے لئے بھی تیار ہو جائیں۔

ہوسکتا ہے اس نیت سے اس نذر کی برکت سے بعض ایسے خاندان جن میں اولاد نہیں پیدا ہو رہی ہو اور ایسے میاں بیوی جو کسی وجہ سے اولاد سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ اس قربانی کی روح کو قبول فرماتے ہوئے ان کو بھی اولاد دیدے خدا تعالیٰ اس سے پہلے یہ کر چکا ہے۔'' (خطباتِ طاہر جلد ۶ ص ۲۴۸)

آغاز میں یہ تحریک صرف دو سال کے لئے تھی۔ آپ فرماتے ہیں:

''مجھے خدا نے یہ توجہ دلائی کہ میں آپ کو بتا دوں کہ آئندہ دو سال کے اندر یہ عہد کر لیں جس کو بھی جو اولاد نصیب ہوگی وہ خدا کے حضور پیش کر دے اور اگر آج کچھ مائیں حاملہ ہیں تو وہ بھی اس تحریک میں اگر پہلے شامل نہیں ہو سکی تھیں۔۔۔ تو اب ہو جائیں یہ بھی عہد کریں لیکن ماں باپ کو مل کر عہد کرنا ہوگا دونوں کو اکٹھے فیصلہ کرنا چاہئے تا کہ اس سلسلہ میں پھر یک جہتی پیدا ہو اولاد کی تربیت میں اور بچپن ہی سے ان کی اعلیٰ تربیت کرنی شروع کر دیں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو جب کہ غلبہ اسلام کی ایک صدی غلبہ اسلام کی دوسری صدی سے مل گئی ہے۔ اس سنگم پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے اور اس نیت اور دعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو مانگا تھا خدا سے کہ اے خدا! تُو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے ان کو عظیم الشان مجاہد بنا۔ اگر اس طرح دعائیں کرتے ہوئے لوگ اپنے آئندہ بچوں کو وقف کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ ایک بہت ہی حسین اور بہت ہی پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔'' (خطباتِ طاہر جلد ۶ ص ۲۴۹)

احباب جماعت نے اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے فوری حضور کی خدمت میں اپنی اولادوں کو پیش کر دیا اور ہر باپ اور ہر ماں کی یہ خواہش تھی کہ کہیں وہ اس تحریک میں شامل ہونے سے رہ نہ جائے اور جن کے اولاد نہ تھی یا جن کی شادیاں نہیں ہوئی تھیں وہ بھی قربانی کے جذبہ سے سرشار ہو کر اپنی بے چینی اور بے بسی کا ذکر کرنے لگے اور خدا کے خلیفہ کی دعاؤں کے طلب گار ہوئے اور جیسا کہ حضور نے اپنے اس خطبہ میں فرمایا تھا خدا کے فضل سے اس تحریک کی بدولت ان بے اولادوں کو اولاد عطا ہوئی اور جو غیر شادی شدہ تھے انہوں نے شادی کے بعد جو اولاد عطا ہوئی جس کے وقف کی قبولیت وہ اپنے خلیفہ سے لے چکے تھے اس تحریک میں شامل کر دیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جماعت کے اس جذبہ کو دیکھتے ہوئے اس تحریک وقف نو کو مستقل طور پر جاری فرما دیا۔

اب یہ بچے جو اپنا بچپن گزار رہے تھے اور تربیت کے عمل سے گزر رہے تھے ان کی تربیت کی بھی بہت زیادہ فکر تھی اس لئے حضور بار بار والدین کو اس طرف نصیحت فرماتے رہے کہ کس طرح ان کو ایک اعلیٰ مقصد کے لئے تیار کرنا ہے تا کہ کل کو یہ ایک بہترین واقف زندگی کے طور پر کام کر سکیں۔ آپ نے فرمایا:

''واقفین بچوں کو وفا سکھائیں۔ وقف زندگی کا وفا سے بہت گہرا تعلق ہے۔ وہ واقف زندگی جو وفا کے ساتھ آخری سانس تک اپنے وقف کے ساتھ نہیں چمٹتا، وہ الگ ہوتا ہے تو خواہ جماعت اس کو سزا دے یا نہ دے وہ اپنی روح پر غداری کا داغ لگا لیتا ہے اور یہ بہت بڑا داغ ہے۔ اس لئے آپ نے جو فیصلہ کیا ہے اپنے بچوں کو وقف کرنے کا، یہ بہت بڑا فیصلہ ہے۔ اس فیصلے کے نتیجہ میں یا تو یہ بچے عظیم اولیاء بنیں گے یا پھر عام حال سے بھی جاتے رہیں گے اور ان کو شدید نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ جتنی بلندی ہو، اتنی ہی بلندی سے گرنے کا خطرہ بھی بڑھ جایا کرتا ہے۔ اس لئے بہت احتیاط سے ان کی تربیت کریں اور ان کو وفا کا سبق دیں اور بار بار دیں۔ اپنے بچوں کو سطحی چالاکیوں سے بھی بچائیں۔ بعض بچے شوخیاں کرتے ہیں اور چالاکیاں کرتے ہیں اور ان کو عادت پڑ جاتی ہے۔ وہ دین میں بھی پھر ایسی شوخیوں اور چالاکیوں سے کام لیتے رہتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں بعض دفعہ ان شوخیوں کی تیزی خود ان کے نفس کو ہلاک کر دیتی ہے۔

اس لئے وقف کا معاملہ بہت اہم ہے۔ واقفین بچوں کو یہ سمجھائیں کہ خدا کے ساتھ ایک عہد ہے جو ہم نے تو بڑے خلوص کے ساتھ کیا ہے لیکن اگر تم اس بات کے متحمل نہیں ہو تو تمہیں اجازت ہے کہ تم واپس چلے جاؤ۔ ایک گیٹ اور بھی آئے گا۔ جب یہ بچے بلوغت کے قریب پہنچ رہے

ہوں گے۔اس وقت دوبارہ جماعت ان سے پوچھے گی کہ وقف میں رہنا چاہتے ہو یا نہیں چاہتے؟ وقف وہی ہے جس پر آدمی وفا کے ساتھ تادم آخر قائم رہتا ہے۔ ہر قسم کے زخموں کے باوجود انسان گھسٹتا ہوا بھی اسی راہ پر بڑھتا ہے، واپس نہیں مڑا کرتا۔'' (خطباتِ طاہر جلد ۸ ص ۹۸،۹۹)

نظامِ جماعت میں بھی ان بچوں کی تربیت اور نگرانی کے لئے ایک شعبہ کے قیام کا ذکر اور اس کی ذمہ داریوں کا ذکر یوں فرمایا کہ:

''وہ مخلصین، وہ سعادتمند احمدی جنہوں نے توفیق پائی کہ اگلی صدی کے لئے اپنے بچے ہدیۃً (اسلام) کو پیش کریں وہ بار ہا مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان کی تربیت کس طرح کریں؟ ان کو سمجھانے کے لئے ان کو طریقے سکھانے کے لئے ان کی مزید راہنمائی کے لئے باقاعدہ شعبہ قائم کیا گیا ہے اور تحریکِ جدید کو میں نے سمجھا دیا ہے کہ کس قسم کا لٹریچر تیار ہو، کس قسم کی تربیتی نصائح ہونی چاہئیں ماں باپ کو۔ بچوں کو تو وہ کریں گے۔ ہم نے تو ماں باپ کو بھی کرنی ہیں اور کیا راہنمائی ہونی چاہئے۔ وہ انشاءاللہ اس کے مطابق کام شروع کر دیں گے پھر ان کو یہ بھی سمجھایا کہ ان بچوں کے لئے اس کے دوسرے قدم کے اوپر لٹریچر تیار کرنا ہے اور مختلف زبانوں میں تیار کرنا ہے تا کہ شروع سے ہی جس رنگ میں ہم تربیت کرنا چاہتے ہیں ان تمہاری کے گھروں میں وہ تربیت شروع ہو جائے۔ اس ضمن میں مَیں نے یہ نصیحت کی تھی کہ جن واقفین نَو کی پیش کش کرنے والوں کے ہاں بیٹیاں پیدا ہوئیں ان کو کیا سکھائیں؟ بیٹیوں کے لئے وہ سہولت نہیں جو بیٹوں کے لئے ہو سکتی ہے کہ میدان میں جہاں مرضی ان کو پھینک دو ان کے اپنے کچھ حفاظت کے تقاضے ہیں کچھ ان کے اپنے نوعی تقاضے ہیں جن کے پیش نظر ہم ان سے اسی طرح کام نہیں لے سکتے جس طرح ہر واقف زندگی مرد سے کام لے سکتے ہیں۔ اس لئے ان کو میں نے یہ کہا تھا کہ ایسی بچیوں کو تعلیم کے میدان میں آگے لائیں۔'' (خطباتِ طاہر جلد ۸ ص ۶۰۰)

والدین کے کردار کو سامنے رکھتے ہوئے ان بچوں کی تربیت اور ان کے عظیم کردار کی تعمیر کے ضمن میں مزید فرمایا:

''تربیت کے مضمون میں یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں اگر ان کے کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچے کمزوری کو لے لیں گے اور مضبوط پہلو کو چھوڑ دیں گے یہ دو نسلوں کے رابطے کے وقت ایک ایسا اصول ہے جس کو بھلانے کے نتیجے میں تومیں ترقی بھی کرتی ہیں اور قومیں ہلاک بھی ہو سکتی ہیں۔ ایک نسل اگلی نسل پر جو اثر چھوڑا کرتی ہے اس میں عموماً یہ اصول کارفرما ہوتا ہے کہ بچے ماں باپ کی کمزوریوں کو پکڑنے میں تیزی کرتے ہیں اور ان کی باتوں کی طرف کم توجہ کرتے ہیں اگر باتیں عظیم کردار کی ہوں اور بیچ میں سے کمزوری ہوں تو بچہ بیچ کی کمزوری کو پکڑے گا اس لئے یاد رکھیں کہ بچوں کی تربیت کے لئے آپ کو اپنی تربیت ضرور کرنی ہوگی۔ ان بچوں کو آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ بچو! تم سچ بولا کرو، تم نے (مربی) بننا ہے۔ تم بد دیانتی نہ کیا کرو تم نے (مربی) بننا ہے۔ تم غیبت نہ کیا کرو۔ تم لڑائی جھگڑا نہ کرو اور یہ باتیں کرنے کے بعد پھر ماں باپ ایسا لڑیں جھگڑیں، پھر ایسی مغلظات بکیں ایک دوسرے کے خلاف، ایسی بے عزتیاں کریں کہ وہ کہیں کہ بچے کو تو ہم نے نصیحت کر دی اب ہم اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا جوان کی اپنی زندگی ہے وہی بچے کی زندگی ہے۔ جو فرضی زندگی انہوں نے بنائی ہوئی ہے کہ یہ کرو! بچے کو کوڑی کی بھی اس کی پرواہ نہیں ایسے ماں باپ جو جھوٹ بولتے ہیں وہ لاکھ بچوں کو کہیں کہ جب تم جھوٹ بولتے ہو تو بڑی تکلیف ہوتی ہے تم خدا کے لئے سچ بولا کرو سچائی میں زندگی ہے بچہ کہتا ہے ٹھیک ہے یہ بات لیکن اندر سے وہ سمجھتا ہے کہ ماں باپ جھوٹے ہیں اور وہ ضرور جھوٹ بولتا ہے۔ اس لئے دو نسلوں کے جوڑ کے وقت یہ اصول کارفرما ہوتا ہے اور اس کو نظر انداز کرنے کے نتیجے میں آپس میں خلا پیدا ہو جاتے ہیں۔'' (خطباتِ طاہر جلد ۸ ص ۶۰۴)

مزید فرمایا:

''جہاں تک تربیت کا تعلق ہے آپ نے اگر یہ واقفین اچھی حالت میں، سلجھی ہوئی طبیعتوں کے ساتھ جماعت کے سامنے پیش کئے تو انشاءاللہ تعالیٰ اس جوہر قابل سے بہت عظیم انقلابات برپا ہوں گے اور جماعت ان سے بڑے بڑے عظیم فوائد حاصل کر سکے گی لیکن اگر معمولی کجیوں والے بھی آئے تو بعض دفعہ وہ کجیاں پھر بڑھنی شروع ہو جاتی ہیں۔ بعض دیواروں میں رخنے پڑتے ہیں جو سطحی ہوتے ہیں اور انجینئر دیکھتے ہیں کہ کوئی خطرے کی بات نہیں۔ مگر بعض گہرے ہوتے ہیں اور وہ وقت کے ساتھ پھٹنے شروع ہو جاتے ہیں اور پھر چھتیں بھی ان کی وجہ سے گر جاتی ہیں۔ تو بنیادی اخلاقی کمزوریاں ان گہرے رخنوں کے مشابہ ہوا کرتی ہیں ان کو اگر ایک دفعہ آپ نے پیدا ہونے دیا تو آئندہ نسلوں کی چھتیں گرا دیں گے۔ اس لئے خدا کا خوف کرتے ہوئے استغفار کرتے ہوئے اس مضمون کو اچھی طرح ذہن نشین کریں اور دل نشین کریں اور اپنے کردار میں ایک پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں تا کہ آپ کی یہ پاکیزہ تبدیلی اگلی نسلوں کی اصلاح اور ان کی روحانی ترقی کے لئے کھاد کا کام دے اور بنیادوں کا کام دے جس پر عظیم عمارتیں تعمیر ہوں گی۔'' (خطباتِ طاہر جلد ۸ ص ۶۰۵)

پھر فرمایا:

''واقفین نو کو بچپن ہی سے متقی بنائیں اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجے میں ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں پوری توجہ ان پر اس طرح دیں جس طرح ایک بہت ہی عزیز چیز کو ایک بہت عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جا رہا ہو۔'' (خطباتِ طاہر جلد ۸ ص ۷۷)

ان بچوں کے اخلاق کے ضمن میں فرمایا:

''پس واقفین بچوں کے اخلاق پر خصوصیت سے توجہ کی ضرورت ہے۔ انہیں خوش اخلاق بنانا چاہئے۔ ایک تو اخلاق کا لفظ ہے جو زیادہ گہرے خصائل سے تعلق رکھتا ہے اس کے متعلق میں پہلے کئی دفعہ بات کر چکا ہوں لیکن ایک اخلاق کا معنی عرفِ عام میں انسان کی میل جول کی اس صلاحیت کو کہتے ہیں جس سے وہ دشمن کم بناتا ہے اور دوست زیادہ۔ کوئی بد مزاج انسان اچھا واقف زندگی ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی خشک مزاج انسان ملاں تو کہلا سکتا ہے، صحیح معنوں میں روحانی انسان نہیں بن سکتا۔''

(خطباتِ طاہر جلد ۸ ص ۱۰۶)

وقفِ نو میں شامل بچیوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ:

''پس واقفین زندگی کی بیویوں کے لئے یا واقفین زندگی لڑکیوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہ سلیقہ سیکھیں کہ کسی سے اس کی توفیق سے بڑھ کر نہ توقع رکھیں نہ مطالبہ کریں اور قناعت کے ساتھ کم پر راضی رہنا سیکھ لیں۔''

(خطباتِ طاہر جلد ۸ ص ۱۰۸)

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی احمدیت کی اس فوج کی تربیت کے لئے دن رات فکر مند رہتے ہیں اور لحہ بہ لحہ ان کی راہنمائی فرماتے ہیں۔ گلشن وقف نو کلاسز کا اجراء اور حضور انور کی شفقت فرماتے ہوئے ان میں شمولیت اس کی آئینہ دار ہے۔ صرف یہی نہیں دنیا کے کسی ملک میں کسی کنارے پر حضور تشریف لے جائیں ان واقفین نو کو ملاقات کا شرف بخشتے ہوئے اور اپنی مجالس سے فیضیاب کرتے ہوئے فرداً فرداً ہر واقف/واقفہ نو کی راہنمائی فرمانا اس امر کی طرف راہنمائی فرمانا ہے کہ اس تحریک کی اہمیت کیا ہے اور اس میں شمولیت اختیار کرنے والوں کا کیا مقام اور کیا مقصد ہے جس کے لئے انہیں تیار کیا جا رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 22 اکتوبر 2010 میں ان احمدی ماؤں کو بھی نصیحت فرمائی جو اپنے بچے خدا کے حضور وقف کر چکی ہیں کہ کس طرح دعاؤں سے کام لیتے ہوئے ان کو وقف کے لئے تیار کرنا ہے۔ اس کے ذہنوں میں یہ ڈالنا ہے کہ وہ ایک واقف زندگی ہے جس نے دنیا نہیں کمانی بلکہ دین کی خدمت کرنی ہے اور جب بھی جماعت اس کو خدمت کے لئے بلائے گی تو وہ یہ پوچھے کہ کیا کیا خدمت کرنا ہے مجھے نہ کہ دنیا کی نوکریوں کی طرح یہ پوچھے کہ اس کا صلہ کتنا ملے گا۔

حضور فرماتے ہیں:

''پس جب خاص طور پر مائیں اس دعا کے ساتھ اپنے بچے جماعت کو پیش کرتی ہیں، خلیفہ وقت کے سامنے پیش کرتی ہیں اور کریں گی، تو ان کی بہت بڑی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ پھر ان بچوں کی تربیت اس طرح کریں کہ وہ اپنی زندگیاں خدا کی راہ میں اس وقف کا حق ادا کرتے ہوئے گزارنے کے لئے پیش کریں۔ پورا عرصہ حمل ان کے لئے یہ دعا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو دین کا خادم بنائے۔ دنیاوی آلائشوں سے پاک رکھے۔ دنیا کی طرف رغبت نہ ہو بلکہ یہ لوگ دین کے لئے خالص ہو جائیں۔ پھر پیدائش کے بعد بچے کی تعلیم و تربیت اس نہج پر ہو کہ اس بچے کو ہر وقت یہ پیش نظر رہے اور اس کو یہ باور بھی کروایا جائے کہ میں واقف زندگی ہوں اور میں نے دنیاوی جھمیلوں میں پڑنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت میں زندگی گزارنی ہے۔ جب اس طرح ابتدا سے ہی تربیت ہو گی تو نوجوانی میں قدم رکھ کر بچہ خود اپنے آپ کو پیش کرے گا اور خالص ہو کر دین کی خدمت کے لئے پیش کرنے کی کوشش کرے گا۔''

ان کی تربیت کے ضمن میں فرمایا:

''بیشک والدین کا بھی یہ کام ہے کہ اپنے ہر بچے کی تربیت کریں اور کوئی احمدی بچہ بھی ضائع ہونا جماعت برداشت نہیں کر سکتی۔ یہ سب جماعت اور قوم کی امانت ہیں۔ لیکن واقفین نو بچوں کے ذہن میں بچپن سے ہی یہ ڈالا جائے کہ تمہیں ہم نے خدا تعالیٰ کے راستے میں وقف کیا ہے۔ صرف وقف نو کا ٹائٹل مل جانا ہی کافی نہیں بلکہ تمہاری تربیت، تمہاری تعلیم، تمہارا اٹھنا بیٹھنا تمہارا بات چیت کرنا، تمہارا لوگوں سے ملنا جلنا، تمہیں دوسروں سے ممتاز کرے گا۔ یہ عادتیں پھر عمر کے ساتھ ساتھ پختہ ہوں اور کوئی انگلی کبھی تمہاری کردارکشی کرتے ہوئے نہ اٹھے۔''

جامعات میں پڑھنے والے واقفین زندگی سے فرمایا:

''آجکل واقفین نو میں سے ایک بڑی تعداد (تعداد کے لحاظ سے تو ایک اچھی تعداد ہے لیکن واقفین نو کی نسبت کے لحاظ سے نہیں) جو مختلف

ملکوں کے جامعہ احمدیہ میں پڑھ رہی ہے انہیں ہمیشہ پہلے اپنے والدین کے عہد کو، پھر اپنے عہد کو اور اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو اور حضرت مسیح موعودؑ کی توقعات کو سامنے رکھنا چاہئے اور ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ یہ وفا کا مظاہرہ ہے جو ہر واقف زندگی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔''

جامعات کے علاوہ مختلف میدانوں میں تعلیم حاصل کرنے والے واقفین کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

''واقفین نو کی ایک بڑی تعداد ایسے لڑکوں اور لڑکیوں پر مشتمل ہے جو دینی علم حاصل کرنے کے لئے جامعہ میں داخل نہیں ہوتے اور مختلف میدانوں میں جاتے ہیں۔ یہ بہت بڑی تعداد ہے۔ جماعت کو ایسے واقفین کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو مختلف فیلڈز میں جائیں اور جماعت کی خدمت کریں۔ اس لئے پڑھائی کی ہر سٹیج پر واقفین نو کو مرکز سے مشورہ کرنا چاہئے کہ اب یہاں پہنچ گئے ہیں ہم آگے کیا کریں۔ اب ہمارا یہ ارادہ ہے۔ کیا کرنا چاہئے؟''

ہر حال میں دفتر سے رابطہ رکھنے کے ضمن میں فرمایا:

''یونیورسٹیوں میں پڑھنا چاہیں تو بتا دیں اور پہلے اجازت لے لیں اور جو یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر چکے ہوں اور اپنا وقف میں رہنا بھی confirm کیا ہوا ہو تو ان کے لئے لازمی ہے کہ وقتاً فوقتاً جماعت سے رابطہ رکھیں کہ اب ہم کام کر رہے ہیں۔ کام کرنے کا عرصہ اتنا ہو گیا ہے۔ فی الحال اکثریت کو اجازت دی جاتی ہے کہ اپنے کام جاری رکھو۔ جب جماعت کو ضرورت ہوگی بلا لے گی۔ لیکن ان کا کام یہ ہے کہ ہر سال اس کی اطلاع دیتے رہیں۔'' (روزنامہ الفضل ۷ دسمبر ۲۰۱۰)

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صحیح رنگ میں اپنے اعلیٰ مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے حضور انور کے ہر حکم پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خوشنودی ہی ہر حال میں ہمارا مطمح نظر ہو اور ہم ہمیشہ خلافت کے سچے فرمانبردار ٹھہریں۔ آمین

(از الفضل ربوہ)

قیام نماز اور نماز میں لذت حاصل کرنے کے لئے دعائیں

۱۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراہیم ۴۱)

اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے رب! اور میری دعا قبول کر۔

۲۔ حضرت مسیح موعودؑ نے نماز میں سوز پیدا کرنے کے لئے ایک دعا سکھلائی ہے۔ اگر نماز میں توجہ پیدا نہ ہو رہی ہو تو پنج وقت نماز میں ہر ایک رکعت کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور کھڑے ہو کر یہ دعا کی جائے، ''اے خدائے تعالیٰ قادر و ذوالجلال! میں گناہ گار ہوں۔ اور اس قدر گناہ کی زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضورِ نماز حاصل نہیں ہو سکتا تُو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تا کہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضور نماز میں میسر آوے۔'' (فتاویٰ مسیح موعودؑ ص ۳۷)

۳۔ بے ذوقی کی نماز میں ذوق پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے یہ دعا سکھائی:

''اے اللہ! تُو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آ جاؤں گا، اُس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تُو ایسا شعلۂ نُور اِس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔'' حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی۔ (ملفوظات جلد دوم ص ۶۱۶)

اللہ تعالیٰ ہمیں خشوع و خضوع اور حضور قلب کے ساتھ نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اپنے اہل و عیال اور گرد و پیش کو بھی نمازوں کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ آمین

سپین ویلی لجنہ فنڈ ریزنگ مارننگ

فاردی میئر

لجنہ اماءاللہ سپین ویلی نے ویسٹ یورک شائر کے میئر کی چیریٹی اپیل پر ۲۷ اکتوبر ۲۰۱۸ء کو فنڈ ریزنگ کے لئے ایک کافی مارننگ کا ڈیوزبری میں انعقاد کیا۔

" کرک لیز" کی میئر، کونسلر گیون لوو، ریورنڈ کرسٹینا واکر، " کرک ووڈ ھوسپس" سے مسز لنڈسی رو اور دیگر کمیونٹی کے لوگوں اور چیریٹی کے ورکرز نے اس پروگرام میں شمولیت کی۔

میئر نے اپنے خطاب میں اُن کی " کرک ووڈ ھوسپس" اور آر ایس پی سی اے } ھیلی فیکس، ھڈزفیلڈ اور بریڈفورڈ میں حصّہ لینے والوں کے شاندار کام کا بھی ذکر کیا اور یہ بھی بتایا کہ وہ کس طرح لوگوں کی روزمرہ زندگی میں بہتری لا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ فنڈ ریزنگ کے پروگرام اُن چیریٹیز کی لئے انتہائی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں جن کا مکمل انحصار صرف ڈونیشن پر ہوتا ہے۔

میئر نے سپین ویلی کی نئ مسجد کے ساتھ اپنے ایک خاص تعلّق کا ذکر کیا۔ یہ جگہ پہلے بپٹسٹ چرچ ہوا کرتی تھی جہاں اپنے بچپن میں وہ عبادت کے لئے جایا کرتی تھیں۔

سیکرٹری تبلیغ لجنہ سپین ویلی محترمہ راشدہ احمد صاحبہ نے کہا " احمدی مسلمان اپنے ہمسائیوں کے ساتھ دوستی کو دینی اختلافات کے باوجود ایک اچھے مقصد کے لئے کام کرنے کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ صدقہ وخیرات اسلام کا ایک اہم حصّہ ہے اور مسلمانوں کو عوام کی سہولت کے لئے صدقہ وخیرات دینے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔"

ٹیسکو سٹور بیٹلی اور آسڈا ڈیوزبری نے صبح سویرے کیک اور پین کیک بھجوائے۔ تقریباً تیس مہمانوں نے اس تقریب میں شمولیت کی اور اپنے ہمراہ سنیک، سموسہ، پکوڑے، کیک اور بریانی بھی لائے جن سے تقریباً ۵۰۰ پونڈ جمع کئے گئے۔

سوشل میڈیا پر مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا:

عشق باری تعالیٰ

سبھی کچھ لٹا کر زمانے کو اپنا بنا کر دیکھا
راضی ہوا کوئی نہ خوش جو بھی تم کر دیکھو
حاصل ہوا نہ کچھ اس زمانے سے جو ہے بیگانہ
خودی کو مٹا کر خدا کو اپنا بنا کر تو دیکھو
رہے گی نہ کوئی خواہش نہ کوئی تمنا
کبھی دل اپنے مولا سے لگا کر تو دیکھو
نہ سمجھے تھے ہم خالق کی محبت کا تقاضا
تنہائی میں شب وصل سجا کر تو دیکھو
زمانے کے ظلم و ستم بن جائیں گے فسانہ
رحمان مولا کی راہوں پر خود کو چلا کر تو دیکھو
نہ ہو غرض نفسی خود کو رنگ لے درویشانہ
تقویٰ کی کٹھن راہوں پر خود کو مٹا کر تو دیکھو
اتنا آساں نہیں مادیّت میں اُسے اپنا بنانا
جبیں اُس کے دَر پر جھکا کر تو دیکھو
پھر نہ پہنچے گا کبھی کوئی دکھ تم کو انجانا
قادر خدا سے دوستانہ بنا کر تو دیکھو
بہتے اشکوں سے وجود خاکی بہا دینا
آہ و بکا سے عرش بریں ہلا کر تو دیکھو
مشکل ہوگی نہ کوئی غم نہ دل غریبانہ
اُس سمیع و مستجاب کو دعا کر تو دیکھو
امن و سکوں دے گا تمہیں اُس کا یارانہ
اے شیخ عشق خدا کو ایک بار آزما کر تو دیکھو

(لطیف احمد شیخ)

تربیتی پروگرام
بیت الاحسان ریجن

بیت الاحسان ریجن کے لئے ایک تربیتی پروگرام مورخہ ۲۲ نومبر بروز جمعرات منعقد کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً ۳۸۰ احباب نے شدید سردی اور دورانِ ہفتہ مصروفیت کے باوجود اس پروگرام میں شرکت کی ۔ یہ پروگرام چونکہ تمام فیملی ممبرز کیلئے تھا لہذا پروگرام کے آخر میں رات کے کھانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا ۔

اس نوعیت کے پروگرام کا دراصل مقصد یہ تھا کہ جماعت کے تمام لوگ ایک دوسرے سے ملیں اور روابط کو مضبوط بنائیں ۔ اس تربیتی پروگرام کا اہم ترین مقصد یہ بھی تھا کہ تمام احباب ایک دوسرے سے فون پر رابطہ کریں ۔ اور اُن کا حال احوال اور خیریت دریافت کریں اور انہیں اس تعلیمی پروگرام میں شامل ہونے کی دعوت بھی دیں ۔

پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے کیا گیا ۔ مکرم فیضان راجپوت صاحب نے تلاوت پیش کی جس کے بعد محترم نثار آرچرڈ صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت نے مختصر تعارف پیش کیا ۔

پروگرام کے دوران سوال و جواب والا حصّہ سب کی دلچسپی کا باعث بنا ۔ اس کے بعد نمازِ عشاء ادا کی گئی ۔

پروگرام کے مہمانِ خصوصی مکرم مولانا عطا المومن زاہد صاحب مربّی اور سینئر لیکچرار جامعہ احمدیہ یو کے تھے ۔

تمام شاملینِ مجلس اس معلوماتی اور دلچسپ پروگرام سے لطف اندوز ہوئے جو کہ مردوں اور عورتوں کی طرف سے سوال و جواب پر مبنی تھا ۔

کچھ سوالات پروگرام شروع ہونے سے پہلے ہی تیار کر لئے گئے تھے اور بعض سوالات اُسی وقت پوچھے گئے ۔ مولانا عطا المومن صاحب نے تمام سوالات کے جوابات انتہائی مناسب اور فصیح و بلیغ اُردو زبان میں دیئے جن کا انگریزی ترجمہ ریجنل مربّی سلسلہ مکرم مولانا طاہر خالد صاحب نے کیا ۔

اب یہ پروگرام ہر دوسرے ماہ باقاعدگی سے منعقد کیا جاتا ہے ۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ یہ پروگرام کافی پسند کیا جا رہا ہے اور اس کا اندازہ ہر بار پروگرام میں حاضرین کی تعداد کے بڑھنے سے ہوتا ہے ۔

پہلے پروگرام میں حاضرین کی تعداد تقریباً ۱۰۰ تھی جبکہ دوسرے پروگرام میں یہ تعداد بڑھ کر ۲۵۰ ہوگئی اور اب اللہ کے فضل سے اندازاً ۳۸۰ لوگوں نے تیسرے پروگرام میں شرکت کی ۔

ہمارے نزدیک دعا سے بڑھ کر اور کوئی تیز ہتھیار ہی نہیں ۔ سعید وہ ہے جو اس بات کو سمجھے کہ خدا تعالیٰ اب دین کو کس راہ سے ترقی دینا چاہتا ہے ۔

”کہتے ہیں ایک دفعہ ایک بادشاہ ایک ملک پر چڑھائی کرنے کے واسطے نکلا ۔ راستہ میں ایک فقیر نے اس کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی ۔ اور کہا کہ تم آگے مت بڑھو ورنہ میں تمہارے ساتھ لڑائی کروں گا ۔ بادشاہ حیران ہوا ۔ اور اس سے پوچھا کہ تو ایک بے سروسامان فقیر ہے تو کس طرح میرے ساتھ لڑائی کرے گا ؟ فقیر نے جواب دیا کہ صبح کی دعاؤں کے ہتھیار سے تمہارے مقابلہ میں جنگ کروں گا ۔ بادشاہ نے کہا کہ میں اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا ۔ یہ کہہ کر واپس چلا گیا ۔

غرض دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں ۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا ۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے ۔ اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں ۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے ۔ گزشتہ انبیاء کے زمانہ میں بعض مخالفین کو نبیوں کے ذریعہ سے بھی سزا دی جاتی تھی مگر خدا جانتا ہے کہ ہم ضعیف اور کمزور ہیں اس واسطے اس نے ہمارا سب کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے ۔ اسلام کے واسطے اب یہی ایک راہ ہے جس کو خشک ملا اور خشک فلسفی نہیں سمجھ سکتا ۔ اگر ہمارے واسطے لڑائی کی راہ کھلی ہوتی تو اس کے لئے تمام سامان بھی مہیا ہو جاتے ۔ جب ہماری دعائیں ایک نقطۂ عروج پر پہنچ جائیں گی تو جھوٹے خود بخود تباہ ہو جائیں گے ۔ ۔ ۔ مگر ہمارے نزدیک دعا سے بڑھ کر اور کوئی تیز ہتھیار ہی نہیں ۔ سعید وہ ہے جو اس بات کو سمجھے کہ خدا تعالیٰ اب دین کو کس راہ سے ترقی دینا چاہتا ہے ۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۵ ص ۴ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۰۶
ملفوظات جلد ۹ مطبوعہ لندن ص ۲۷، ۲۸)

اصحابِ احمدؑ

حضرت منشی محمد اروڑے خان صاحب

دل و جان سے وفادار اور سچائی کے عاشق

(خلاصہ از کتاب حضرت منشی محمد اروڑے خان صاحب)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے شاندار الفاظ میں آپ کے اخلاص، محبت اور قربانی کا ذکر فرمایا ہے۔حضورؑ فرماتے ہیں:

جبی فی اللہ۔منشی صاحب محنت اور خلوص اور ارادت میں زندہ دل آدمی ہیں۔سچائی کے عاشق اور سچائی کو بہت جلد سمجھ جاتے ہیں۔خدمات کو نہایت نشاط سے بجالاتے ہیں۔۔۔مَیں خیال کرتا ہوں کہ ان کو اس عاجز سے ایک نسبت عشق ہے۔شاید ان کو اس سے بڑھ کر اور کسی بات میں خوشی نہیں ہوتی ہوگی ۔۔۔خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر بخشے۔آمین

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد۳ص۵۳۲)

ابتدائی و خاندانی حالات

حضرت منشی محمد اروڑا خان صاحب کپورتھلہ شہر کے رہنے والے تھے۔آپ کی پیدائش اندازاً ۱۸۴۶ کے لگ بھگ کی ہے۔آپ کے والد نے آپ کو خیمے سینے اور کشیدہ کاری کے کام میں لگایا۔آپ کی عمر چھوٹی تھی کہ آپ کے والد وفات پا گئے اور تمام کنبہ کا بوجھ آپ کے کندھوں پر آن پڑا۔آپ نے عدالت میں ”مذکوریے“ کا کام کیا۔پھر آپ کو چپڑاسی کی ملازمت مل گئی۔اس کے بعد اہلمد کا عہدہ ملا۔اور ترقی کرتے ہوئے نقشہ نویس ہوگئے۔اس سے ترقی کی تو سررشتہ دار ہوگئے۔پھر ترقی کے بعد نائب تحصیلدار اور پھر اس عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔اور ریاست کی جانب سے خان بہادر کا خطاب ملا۔

حضرت مسیح موعودؑ سے تعارف

حضرت منشی محمد اروڑے خان صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے ابتدائی خدام میں سے تھے۔حضرت مسیح موعودؑ سے آپ کی پہلی ملاقات بٹالہ میں ہوئی جب کہ ابھی بشیر اول زندہ تھے اور حضورؑ ان کی بیماری کے علاج کے لئے بٹالہ میں قیام پذیر تھے۔اس وقت حضورؑ نے عیسائیوں کے اشتہار کا جو جواب دیا اس کو سن کر حضرت منشی صاحب کہتے ہیں کہ ایک سچا شخص ہی سینہ ٹھوک کر دشمن کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہوسکتا ہے۔یہ بات ہمارے دل میں بیٹھ گئی اور جس نے ہمیں دنیا سے علیحدہ کر کے حضرت مسیح موعودؑ سے پیوستہ کر دیا۔اور اپنے کپورتھلہ کے دوستوں کے ساتھ قادیان گئے اور تین چار روپے کی مٹھائی حضور اقدس کی خدمت میں پیش کی۔

بیعت اولیٰ میں شمولیت کی سعادت

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب حضورؑ کو بیعت لینے کا حکم ملا تو حضورؑ نے کپورتھلہ کو بھی اشتہار بھجوائے۔چنانچہ حضرت منشی صاحب فوراً لدھیانہ روانہ ہوگئے۔۲۳مارچ ۱۸۸۹کو حضرت مسیح موعودؑ نے بیعت لینے کا آغاز کیا سب سے پہلے حضرت حکیم الامت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔اسی دن حضرت منشی محمد اروڑا خان صاحب نے بھی بیعت کی اور بیعت کرنے والوں میں آپ کا نمبر ساتواں تھا۔اس طرح آپ ۳۱۳ رفقاء میں شامل ہوئے۔اور حضرت محمد ﷺ کی پیشگوئی پوری ہوئی کہ ”۔۔۔دور دور سے دوستوں کو جمع کریگا جن کی تعداد شاملین بدر کے برابر ہوگی۔“

حضر ت مسیح موعودؑ سے عشق و محبت

حضرت منشی اروڑا خان صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے عاشق

صادق تھے۔ اپنا سب کچھ حضرت مسیح موعودؑ کی محبت میں نثار کر دیا تھا۔ آپ کو حضرت مسیح موعودؑ سے کس قدر محبت اور عشق تھا اس کو ناپنے کے لئے الفاظ کا کوئی پیمانہ نہیں ہے۔

سونے کا تحفہ یعنی پونڈ پیش کرنے کی خواہش پورا کرنا

حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ عشق اور والہانہ محبت کا ایک یہ انداز بھی آپ کی زندگی میں ہمیں نظر آتا ہے کہ باوجود معمولی تنخواہ ہونے کے آپ کی خواہش تھی کہ میں حضورؑ کی خدمت میں سونے کا تحفہ یعنی پونڈ پیش کروں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بیان کرتے ہیں:

''۔۔حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ دروازہ پر منشی اروڑے خان صاحب مرحوم آئے۔۔۔اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔۔دو یا تین پونڈ نکالے اور مجھے کہا کہ یہ اماں جان کو دے دیں اور۔۔چیخیں مار کر رونے لگے۔۔جب ان کو ذرا صبر آیا تو میں نے انسے پوچھا کہ آپ روئے کیوں۔۔وہ کہنے لگے میں غریب تھا۔۔میرے دل میں خیال آتا کہ کاش میں حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں سونے کا تحفہ پیش کروں۔۔آہستہ آہستہ کچھ رقم جمع کر کے انہیں پونڈوں کی صورت میں تبدیل کرتا رہا۔۔جب میرے دل کی آرزو پوری ہوگئی اور پونڈ جمع ہو گئے تو۔۔حضرت مسیح موعودؑ کی وفات ہوگئی۔۔یہ اخلاص کا کیسا شاندار نمونہ ہے۔۔''

آقا کی محبت میں دیوانگی

حضرت مصلح موعودؓ آپ کی حضرت مسیح موعودؑ سے والہانہ محبت اور عشق کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''پھر ان کی محبت کا نقشہ مجھے کبھی نہیں بھولتا جو انہوں نے خود سنایا تھا۔۔کپورتھلہ میں دوکان پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بدترین دشمن۔۔آ گیا اور کہنے لگا تمہارا مرزا کپورتھلہ آ گیا ہے۔ منشی صاحب نے خبر سنی تو وہ خوشی میں ننگے سر بھاگے۔۔مگر یہ خیال کر کے کہ حضورؑ آئے بھی ہیں یا نہیں، کھڑا ہو گیا اور اس کو برا بھلا کہنے لگا۔۔اس نے کہا ناراض نہ ہوں دیکھ لیں۔۔تو پھر دوڑ اپڑا۔۔پھر اسے کوسنے لگا کہ ہماری ایسی قسمت کہاں۔۔مگر پھر اس نے کہا۔۔اس خیال سے کہ شاید آ ہی گئے ہوں دوڑا۔۔مگر پھر یہ خیال آیا اور اسے ڈانٹا۔۔اس نے کہا واقعہ میں مرزا صاحب آئے ہوئے ہیں۔۔اب یہ والہانہ محبت۔۔یقیناً کم ہی لوگوں کے دلوں میں ہے۔''

ہاں صاحب میں فقیر ہو گیا

حضرت منشی صاحب حضرت مسیح موعودؑ کی محبت میں سرشار رہتے تھے اور پنشن حاصل کرنے کے بعد قادیان میں دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ رخصت ہوتے وقت انگریز وزیر اعظم ریاست سے ملے تو اس نے کہا ''تم فقیر ہو گیا'' حضرت منشی صاحب نے کہا صاحب میں فقیر ہو گیا۔ رخصت کے بعد قادیان میں آ گئے۔ نہایت سادہ لباس۔ سالن خود پکاتے اور روٹی لنگر سے خریدتے۔ ایسی مستانہ شان سے رہتے تھے کہ کوئی شخص جو جانتا نہ ہو وہم بھی نہیں کر سکتا کہ یہ شخص تحصیلدار رہا ہے۔ ہر وقت قرآن کریم پڑھتے یا مسیح پاکؑ کا منظوم اور غیر منظوم کلام۔

آقا کی جگہ پر نماز پڑھنا

حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب بیان فرماتے ہیں کہ آپ ''بیت مبارک میں پہلی صف کے جنوبی گوشے میں جہاں حضرت مسیح موعودؑ نماز پڑھا کرتے تھے پنجوقتہ نماز ادا کرتے اور اس بات کو برداشت نہ کر سکتے تھے کہ کوئی اور شخص اس جگہ کو روک لے۔''

حضورؑ سے والہانہ عشق

حضرت مسیح موعودؑ سے آپ کا والہانہ عشق تھا۔ ملاقات کے لئے تڑپتے اور قادیان حاضر ہو جاتے۔ حضورؑ کے لئے تحائف لے کر جانا، پاؤں دبانا، راستے بدل کر قادیان جانا رقم بچا بچا کر حضورؑ کے قدموں میں لا ڈالتے جب کہ خود انتہائی درویشانہ زندگی بسر کرتے۔

منشی جی! اتنی جلدی

حضرت منشی صاحب بیان کرتے ہیں:

''بعض اوقات میری یہ حالت ہوتی کہ کپورتھلہ سے بے قرار ہو کر آتا اور یکہ سے اترتے ہی۔۔اپنا کپڑا بیت الذکر میں رکھ کر سیدھا حضرت کے دروازے پر پہنچتا اور زیارت کر کے چین پڑتا۔۔واپس جانے کی اجازت

جاہی ۔۔ایسے موقعے پر حضرت اقدسؑ ضرور فرماتے ۔''منشی جی! اتنی جلدی''، میں عرض کرتا حضورؑ زیارت ہی کے لئے آیا تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے قریب دفن ہونے کی خواہش

حضرت منشی اروڑے خان صاحب حضورؑ کی زندگی میں بھی حضورؑ سے ایک منٹ کے لئے بھی دور رہنا برداشت نہیں کر سکتے تھے بلکہ حضورؑ کی وفات کے بعد آپ کی خواہش تھی کہ آپ حضورؑ کے قریب دفن ہوں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی یہ خواہش پوری ہوئی اور آپ کی وفات کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے بہشتی مقبرہ میں خصوصیت سے حضرت اقدسؑ کے مزار کے قریب منشی صاحب کے لئے قبر تیار کروائی جو حضرت مسیح موعودؑ کے دائیں طرف ۱۲ گز کے فاصلہ پر ہے۔

حضرت اماں جان سے عقیدت اور حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ سے محبت

حضرت منشی صاحب حضرت اقدسؑ کے اہل بیت سے حد درجہ عقیدت کا اظہار فرماتے تھے۔اسی طرح حضرت اقدسؑ کے لئے جمع کئے ہوئے پونڈ آپ کی وفات کے بعد آپ نے حضرت اماں جان کو بجھوائے۔ حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ سے عقیدت و محبت کا تعلق تھا۔حضورؓ کی خدمت میں عید کے موقع پر نذرانہ ضرور پیش کرتے۔

منشی جی! آپ دعا کے لئے کیوں نہیں لکھتے

ایک دفعہ حضرت اقدسؑ نے مجھے فرمایا: منشی جی! لوگ دعا کے لئے لکھتے ہیں آپ کیوں نہیں لکھتے؟ میں نے عرض کی حضورؑ ۔۔کا وقت بہت قیمتی ہے۔جتنا وقت حضور میرا خط پڑھنے میں لگائیں گے اتنے میں دین کا کوئی کام کریں گے۔۔۔حضور کو ہم سے محبت ہے تو ہمارے بغیر عرض کرنے کے بھی حضورؑ اپنی دعاؤں میں ہم کو نہ بھولیں گے۔

مجھے آپ سے دلی محبت ہے

حضرت مسیح موعودؑ منشی صاحب اور دوسرے رفقاء کپورتھلہ کیساتھ دلی محبت رکھتے تھے اور حضورؑ نے آپ لوگوں کو اس دنیا اور آخرت میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے ساتھ ہونے کی نوید سنائی ۔حضرت منشی صاحب کا شمار حضرت مسیح موعودؑ کے چند خاص رفقاء میں ہوتا ہے۔منشی ظفر احمد صاحب روایت کرتے ہیں:''ایک مرتبہ۔۔حضرت اقدسؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔۔افطاری کے وقت حضرت اقدسؑ خود تین گلاس ایک بڑے تھال میں رکھ کر لائے۔۔میں نے عرض کیا کہ منشی صاحب کو ایک گلاس میں کیا ہوتا ہے۔حضرت مسکرائے۔۔ایک بڑا لوٹا شربت کا بھر کر لائے اور منشی جی کو پلایا۔اور منشی جی۔۔پیتے رہے اور ختم کر دیا۔''

حضرت مسیح موعودؑ نے ازالہ اوہام میں آپ کے بارہ میں جو خراج تحسین تحریر فرمایا ہے اس میں آپ کو سچائی کے عاشق اور بہادر آدمی قرار دیا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ نے ازالہ اوہام میں آپ کے بارہ میں یہ بیان فرمایا ہے کہ''خدمات کو نہایت نشاطت سے بجالاتے ہیں بلکہ وہ تو دن رات اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی خدمت مجھ سے صادر ہو جائے۔''

ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی تقریبات کے جلسے میں حضرت منشی اروڑا خان صاحب بھی شامل تھے۔آپ چندہ دینے والوں میں بھی شامل تھے۔چندہ دینے والوں کی فہرست روحانی خزائن میں درج ہے۔حضرت منشی اروڑا خان صاحب کا نام ۹۹ نمبر پر درج ہے۔

الغرض حضرت منشی محمد اروڑے خان صاحب کپورتھلوی کا شمار حضرت مسیح موعودؑ کے جلیل القدر اور جان نثار رفقاء میں ہوتا ہے۔آپ ان رفقاء میں شامل تھے جن کو حضرت مسیح موعودؑ کی دلی محبت کا شرف حاصل تھا اور حضورؑ نے ان کے بارہ میں فرمایا تھا کہ آپ اس دنیا اور آخرت میں میرے ساتھ ہونگے۔

مجلس عرفان

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

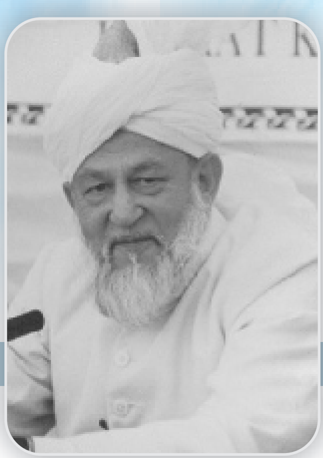

غیر از جماعت خواتین کی طرف سے کئے گئے سوالات اور ان کے جوابات 27 فروری 1983

سوال: حضرت آدمؑ اور حواؑ کس جنت میں رہتے تھے؟

جواب:

"جنت میں پیدا کئے گئے تھے" کا اشارتاً بھی کوئی ذکر نہیں ملتا۔ یہ صرف ملتا ہے کہ شیطان نے جنت سے نکالنے کے لئے ایک تدبیر کی تھی۔ زمین پر اُس جنت کا ہونا اس طرح ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِھْبِطُوْا مِنْھَا جَمِیْعًا جب نکالتا ہے تو حضرت آدمؑ اور حواؑ کو نہیں حکم دیتا بلکہ پوری قوم کو دے رہا ہے۔ دوسرا یہ کہ جنت میں شیطان کا کیا دخل ہے؟ اگر وہ جنت ہے جو آسمان والی جنت ہے تو وہاں شیطان داخل نہیں ہو سکتا، اُس جنت میں شیطان پھرتا تھا۔ ثابت ہوا کہ یہ وہ جنت نہیں ہے جس جنت میں بہت گناہ گار بھی نہیں جاتا گویا یہ کہ شیطان صاحب وہاں پھر رہے ہوں اور نیک لوگوں سے باتیں بھی کر رہے ہوں۔ تو الگ الگ جنتیں ہیں۔

سوال: کیا اسلام کی رو سے ایک عورت نکاح پڑھا سکتی ہے؟

جواب:

حضور نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جہاں تک سنت نبوی کا تعلق ہے مجھے ایک بھی واقعہ یاد نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں کسی عورت نے نکاح پڑھایا ہے۔

سوال: انسان کے مرنے پر روح تو خدا کے حضور حاضر ہو جاتی ہے تو میت کو غسل دینے سے کیا اسے کوئی فائدہ پہنچتا ہے یا نہیں؟

جواب:

حضورؒ نے فرمایا کہ آپ زندہ جسم کی صفائی کرتے ہیں۔ صفائی خدا تعالیٰ کو پسند ہے اس لئے زندہ کی صفائی ہو یا مردہ کی، صفائی ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا کہ عموماً پاک بدن کی روح بھی پاک وصاف ہی ہوتی ہے۔ اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ آگے بڑھاتا ہے کہ مرنے کے بعد بھی بدن کو پاک وصاف کرو۔

سوال: جب زمین میں اللہ تعالیٰ کی توحید قائم ہو جائے گی تو کیا پھر بھی انسانوں کی تخلیق کا سلسلہ جاری رہے گا؟

جواب:

حضورؒ نے فرمایا کہ اللہ جاری رہے گا تو اس کی صفات بھی جاری رہیں گی اور اس کی صفات میں تخلیق بھی ایک صفت ہے۔

سوال: داڑھی کیوں رکھتے ہیں؟

جواب:

حضورؒ نے فرمایا کہ داڑھی رکھنا سنت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ سنت جاری فرمائی اور یہ سنت پہلے انبیاء میں بھی تھی اور اللہ نے مرد اور عورت میں ایک فرق بھی رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرد کو داڑھی دی اور عورت کو نہیں دی۔ عورت کے داڑھی ہو تو وہ شرم محسوس کرتی ہے۔ مرد کے داڑھی ہو تو اسے اس بات کو اپنے لئے عزت متصور کرنا چاہئے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ آجکل مغرب میں بھی داڑھی کا رواج عام ہو رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ انشاء اللہ داڑھی کا رواج احمدیت کی ترقی کے ساتھ ساتھ اور بھی عام ہوتا چلا جائے گا۔

سوال: کسی فوت شدہ پر سورۃ یٰسین پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب:

حضورؒ نے فرمایا کہ سورۃ یٰسین زندگی میں مرتے وقت پڑھی جاتی

ہے۔مرنے کے بعد پڑھنے کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔اس سورۃ میں ایسے دعائیہ کلمات ہیں جن سے روح کے اطمینان پا کر امن وسکون میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔اس میں سب کی طرف سے دعا بھی شامل ہو جاتی ہے۔

سوال: آنحضرت ﷺ کے خلفاء راشدین کی مستقبل کے متعلق کوئی پیشگوئیاں کیوں تاریخ میں محفوظ نہیں ہیں؟

جواب:

حضورؒ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں خلفاء کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں وہ مسلسل پوری ہوتی رہی ہیں۔حضور نے فرمایا کہ صحابہ کو بھی الہامات ہوتے تھے مگر وہ اپنے الہامات کو اپنے تک محدود رکھتے تھے تا کہ قرآنی وحی کے ساتھ کوئی اشتباہ نہ ہو جائے۔عموماً خلفاء کا طریق یہی تھا کہ اس زمانہ میں قرآن کریم کی حفاظت کی خاطر وہ اپنے الہامات کو اپنے تک محدود رکھا کرتے تھے۔

سوال: لوگ حج میں سفید کپڑا اور اَن سِلا کپڑا کیوں پہنتے ہیں؟

جواب:

اس کا جواب دیتے ہوئے حضورؒ نے فرمایا کہ کفن بھی سفید ہوتا ہے اور اَن سلا ہوتا ہے۔وہی حال حج کا ہے گویا انسان خدا کے حضور مر گیا اور جس طرح مردہ کو جسے کفن میں لپیٹ کر دفناتے ہیں اللہ تعالیٰ نئی زندگی عطا فرماتا ہے۔اسی طرح ہم یہ امید رکھتے ہوئے حج میں خدا کے حضور حاضر ہوتے ہیں کہ ہم نے تیری خاطر خود ایک موت قبول کی ہے پس تُو ہمیں ایک نئی زندگی عطا فرما۔

سب نماز پر قائم ہو جائیں

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”مَیں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اُٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور مُمسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے مَیں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد۲ ص ۶۱۹)

براہِ کرم آپ ہم سے رابطہ فرمائیں

اگر آپ نے کبھی کوئی کتاب یا مقالہ لکھا ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

”ریسرچ سیل“ ایسی تمام کتب/اخبارات ورسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889 سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔

آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔جزکم اللہ خیراً

ضروری کوائف:

۔کتاب کا نام: مصنف/ مرتب/ مترجم کا نام:۔ایڈیشن: مقام اشاعت:

۔تاریخ اشاعت:۔ناشر / طابع:۔تعداد صفحات: زبان:۔موضوع:

برائے رابطہ فون نمبرز:

انچارج ریسرچ سیل، پی او باکس 14 چناب نگر ربوہ پاکستان

آفس:0092476214953

Res:0476214313,

Mob:03344290902

فیکس نمبر: 0092476211943

ای میل:research.cell@saapk org

انچارج ریسرچ سیل ربوہ

گُلدستہ

ترتیب : مبارک احمد صدیقی

کلام الامام
حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مَیں التزاماً چند دُعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اوّل۔اپنے نفس کیلئے دُعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اسکی عزت وجلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم۔پھر اپنے گھر کے لوگوں کیلئے دُعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم۔پھر اپنے بچوں کیلئے دُعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم۔پھر اپنے مخلص دوستوں کیلئے نام بنام۔
پنجم۔اور پھر ان سب کیلئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔

(الحکم جلد4صفحہ2-11 /17جنوری 1900ء)
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ309طبع جدید)

خدا کسی کی نیکی ضائع نہیں کرتا

ہمیں اس خدا کی ہی پرستش کرنی چاہیئے جو کہ ذرا سے کام کا بھی اجر دیتا ہے۔خدا وہ ہے کہ انسان اگر کسی کو پانی کا گھونٹ بھی دیتا ہے تو وہ اس کا بھی بدلہ دیتا ہے دیکھو ایک عورت جنگل میں جا رہی تھی رستہ میں اس نے ایک پیاسے کتے کو دیکھا اس نے اپنے بالوں کا رسّہ بنا کر کنویں سے پانی کھینچ کر اس کتے کو پلایا جس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو قبول کر لیا ہے وہ اس کے تمام گناہ بخش دے گا۔اگر چہ وہ تمام عمر فاسقہ رہی ہے۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ26)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے والد کا نام مالک اور آپ کی والدہ کا نام حمنہ تھا۔آپؓ ۵۹۲ء میں پیدا ہوئے۔آپؓ کا تعلق بنی زہرہ سے تھا۔حضرت سعدؓ کی پیدائش مکہ مکرمہ میں ہوئی۔آپؓ ۱۹ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ان کا شمار بہت ابتدائی صحابہؓ میں ہوتا ہے۔حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے جن خوش نصیب صحابہؓ کو بطور خاص

ان کی زندگی میں ہی جنت کی بشارت دی،ان میں حضرت سعدؓ بھی شامل ہیں۔

انتہائی خطرے کے عالم میں حضور ﷺ انہیں تیر پکڑاتے رہے اور وہ اپنی کمان سے دشمن پر تیر پھینکتے رہے اور آنحضرت ﷺ ساتھ ساتھ حضرت سعدؓ کو دعائیں دیتے رہے۔

حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ خلافت میں حضرت سعدؓ نجد میں بنو ہوازن سے زکوۃ وصول کرنے پر مقرر تھے اور عامل بھی کہلاتے تھے۔ یہ زمانہ تھا جب ایران اور شام میں حضرت خالد بن ولیدؓ کو سپہ سالار بنا کر بھیجا گیا۔ انہوں نے دونوں طاقتوں کی یکے بعد دیگرے بنیادیں ہلا دیں۔حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت کے آغاز پر دونوں محازوں پر لڑائی ہو رہی تھی۔اور زیادہ زور شام کے محاذ پر تھا۔شام کے محاذ پر حضرت ابوعبیدہؓ کو سپہ سالار بنایا گیا تھا۔

جب مسلمان شام میں فتوحات حاصل کر رہے تھے تو اس دوران میں ایران میں خطرات بڑھ گئے۔کسریٰ فارس نے بھاری تعداد میں فوجیں اکٹھی کیں۔جن میں گھوڑے، ہاتھی اور ایک موقع پر شیر بھی شامل تھے تاکہ ایک ہی وار میں مسلمانوں کو نیست و نابود کر دیا جائے۔اس وقت پہلے حضرت عمرؓ نے خود عراق کے میدان جنگ میں اترنے کا ارادہ کیا۔لیکن پھر صحابہ کرامؓ کے مشورہ پر خود دارالخلافہ مدینہ میں رہنا منظور فرمالیا اور عراق کے محاذ کے لیے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا انتخاب کیا۔اور سپہ سالار بنا کر قادسیہ کے میدان میں بھیجا۔جہاں پر حضرت سعدؓ نے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور کسریٰ فارس کا دارالحکومت مدائن آپ کے ہاتھوں فتح ہوا۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے سن ۵۵ ہجری میں مدینہ سے ۱۰ میل دور عقیق کے مقام پر وفات پائی۔

جوابات دیجئے

۱۔حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

۲۔آنحضرت ﷺ کا وصال کب ہوا اور آپ کا روضہ مبارک کہاں ہے؟

۳۔آنحضرت ﷺ کی والدہ اور والد صاحب کا نام بتائیں؟

۴۔آنحضرت ﷺ کی رضاعی والدہ کون تھیں؟

۵۔حضور ﷺ کی پہلی شادی کس عمر میں اور کس کے ساتھ ہوئی؟

۶۔آنحضرت ﷺ کے بچوں کے نام بتائیں؟

۷۔آنحضرت ﷺ پر پہلی وحی کہاں اور کس عمر میں ہوئی؟

۸۔خلفاءراشدین کے نام بتائیں؟

۹۔کسی مسلمان صوفیہ کا نام بتائیں؟

۱۰۔سپین میں مسلمانوں نے کتنے عرصہ تک حکومت کی؟

اقوال زریں

ہمیشہ سچ بولو کیونکہ جیت آخر کار سچ کی ہی ہوتی ہے۔
علم حاصل کرو کیونکہ علم ہی کی وجہ سے انسان انسان بنتا ہے۔
عقلمند وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ علم حاصل کرنے کی کوشش کرے۔
خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔
انسان کی سب سے بڑی کمزوری اس کی جھوٹی تعریف ہے۔

آپ کی ذہانت کا امتحان

۱۔دنیا کے ان ممالک کے نام بتائیں جو دو براعظموں کے درمیان واقع ہیں؟

۲۔آبادی کے لحاظ سے دنیا کے سب سے بڑے ملک کا نام بتائیں؟

۳۔رقبہ کے لحاظ سے دنیا کے سب سے بڑے ملک کا نام بتائیں؟

۴۔وہ کونسا ملک ہے جہاں ٹرین بالکل نہیں چلتی؟

جوابات۔(ملک کے نام بتائیں۔)

۱۔مصر۔ترکی۔روس۔

۲چین۔۳۔روس۔۴۔افغانستان

بزم سخن

آدم چغتائی

جیسے ہو باد سحر خاصہ تیری تحریر کا
وجد آور ہے بیاں ہر پہلوئے تقریر کا

کوئے بلبل میں رچا ہے نغمہ تیرے نام کا
کس کو سودائے دلِ مضطر ملا دلگیر کا

تن سے گزرا من سے گزرا سوز دل میں گم ہوا
دیکھئے دلکش ہے کتنا درد تیرے تیر کا

رنگ میں رنگا گیا ہے کب سے دیوانہ ترا
کیا کرے گا لے کے رنگ وہ واعظ بے پیر کا

مشکلات دہر میں تیری عطا سے بچ گئے
اب کہاں جذبہ عدو میں ذات کی تسخیر کا

جانب منزل رواں ہے آشتی کا کارواں
اور ہمت آفریں ہے ہر قدم شبیر کا

تُو نے ہی انمول کر ڈالا ہے آدم کا سخن
ورنہ اس میں حوصلہ کب تھا کسی تحریر کا

اَطعِمُوا الجَائِع

ابن لطیف

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مسندِ خلافت پر متمکن ہوتے ہی احبابِ جماعت اور دنیا کی فلاح و بہبود کے لئے بہت سی روحانی، مالی، اور جسمانی تحریکات فرمائیں۔ ان میں سے ایک تحریک یہ بھی تھی کہ کم از کم جماعت احمدیہ کا کوئی فرد بھوکا نہ سوئے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ:۔ ''آج میں ہر ایک احمدی کو جو ہماری جماعت کا عہدیدار ہے۔ متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہے اس بات کا کہ اس کے علاقے میں کوئی احمدی بھوکا تو نہیں سوتا دیکھو! میں یہ کہہ کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں اب آپ کو خدا کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 17 دسمبر 1965ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا حضورؒ نے اعلان فرمایا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ''خدا تعالیٰ کے رسول کا ہمیں یہ تاکیدی حکم ہے کہ مسکینوں، یتیموں، اسیروں کو کھانا کھلایا جائے۔'' (حیات ناصر ص: 645.644)

جامن!

جامن موسم گرما کا ایک مشہور و معروف سستا اور ہر جگہ آسانی سے دستیاب ہونے والا پھل ہے۔ اس کا درخت قد آور ہوتا ہے اور بعض درخت 50 گز تک اونچے ہوجاتے ہیں۔ شاخیں چاروں طرف پھیل جاتی ہیں۔ پتے لمبے تقریباً ایک بالشت، رنگت سبز سیاہی مائل، مزاج خشک سرد ہوتا ہے۔ وٹامن ''سی'' سے بھرپور، سائٹرک ایسڈ کا خزانہ، معدہ اور آنتوں کی جلن، کمزوری اور خراش دور کر کے بھوک کو بڑھاتا ہے۔ جامن میں پیاس کی شدت اور خون کی تپش کو کم کرنے کی قدرتی صلاحیت موجود ہے۔

وہ احباب جو ذیابیطس کے مریض ہیں انہیں جامن ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ کیونکہ جامن خون میں شکر کی مقدار کو بڑھنے سے روکتا ہے۔ صفراء کو کم کرتا ہے، معدہ کو طاقت دیتا ہے اور جگر کے لیے بے حد مفید ہے۔ جامن نمک لگا کر کھانا چاہئے اور جامن کھانے کے معاً بعد پانی پینے سے گریز کرنا چاہئے۔

خدائے عزوجل کا ہے بڑا احسان

ایم ٹی اے

مبارك صديقي

کبھی پرسوز لہجے میں ہمیں قرآن سناتا ہے
کبھی حمد و ثناء کرتے ہوئے نغمات گاتا ہے
کبھی تپتی مسافت میں یہ چھاؤں ڈھونڈ لاتا ہے
جسے ہم دیکھنا چاہیں وہی صورت دکھاتا ہے
ہمارے کر گیا ہے وصل کے سامان ایم ٹی اے
خدائے عزوجل کا ہے بڑا احسان ایم ٹی اے

سلگتی دھوپ میں بادِصبا کی بات کرتا ہے
بتوں کے شہر میں رہ کے خدا کی بات کرتا ہے
جفا کے دور میں صبر و رضا کی بات کرتا ہے
یہ فیضانِ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بات کرتا ہے
مسیحا آچکا ، کرتا ہے یہ اعلان ایم ٹی اے
خدائے عزوجل کا ہے بڑا احسان ایم ٹی اے

امام وقت کے جو قیمتی خطبات ہوتے ہیں
ہمارے واسطے سونے کی وہ سوغات ہوتے ہیں
دعاؤں کے خزانے، چھاؤں جیسی بات ہوتے ہیں
نہیں کچھ اور وہ حمد و ثناء اور نعت ہوتے ہیں
ہمارے واسطے ہے چشمہء فیضان ایم ٹی اے
خدائے عزوجل کا ہے بڑا احسان ایم ٹی اے

زمانے نے اگرچہ راہ میں پہرے بٹھائے تھے
جہاں سے ہم گزرتے تھے وہاں کانٹے بچھائے تھے
سلاخیں ،بیڑیاں ،زندان اور مقتل سجائے تھے
ہمارے ہونٹ پہ قانون نے تالے لگائے تھے
مگر آواز اپنی بن گیا ہر آن ایم ٹی اے
خدائے عزوجل کا ہے بڑا احسان ایم ٹی اے

زمیں سے دیکھ لو جاتی ہے یہ کیسے ستاروں تک
امام وقت کی آواز دنیا کے کناروں تک
اِدھر بولے ، اُدھر پہنچے کروڑوں جاں نثاروں تک
حصاروں سے نکل کے مرغزاروں ریگزاروں تک
برستی آسماں سے ہے مئے عرفان ایم ٹی اے
خدائے عزوجل کا ہے بڑا احسان ایم ٹی اے

اُسے سن کر لگے ایسے کہ ہم بزمِ سخن میں ہیں
دعاؤں کے حصاروں میں، بہاروں کے دمن میں ہیں
وصالِ یار کی شادابیاں روح و بدن میں ہیں
وطن سے دور ہم بیٹھے ہوئے اپنے وطن میں ہیں
مرا قاصد، مرا ناصح ، مرا دیوان ایم ٹی اے
خدائے عزوجل کا ہے بڑا احسان ایم ٹی اے

عزیزو دیکھنا ہاں دیکھنا وہ بھی سماں ہوگا
خلافت کے اِسی پرچم تلے سارا جہاں ہو گا
محمدؐ کی غلامی میں رواں یہ کارواں ہوگا
ہر اک فرعون اور ہامان یادِ رفتگاں ہو گا
کرے گا شان وشوکت سے یہی اعلان ایم ٹی اے
خدائے عزوجل کا ہے بڑا احسان ایم ٹی اے

بچوں کی دنیا

عاصی صحرائی

زردہ رنگ کا پکا ہوا سنگترہ

حضرت مسیح موعود کا معجزہ
اور خوارک اور روز کے معمولات

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے باغ میں پھر رہے تھے جب آپ سنگترہ کے ایک درخت کے پاس سے گزرے تو میں نے (یعنی والدہ صاحبہ نے) یا کسی اور نے کہا کہ اس وقت تو سنگترہ کو دل چاہتا ہے۔حضرت صاحب نے فرمایا کیا تم نے سنگترہ لینا ہے؟ والدہ صاحبہ نے یا اس شخص نے کہا کہ ہاں لینا ہے۔اس پر حضرت صاحب نے اس درخت کی شاخوں پر ہاتھ مارا اور جب آپ کا ہاتھ شاخوں سے الگ ہوا تو آپ کے ہاتھ میں ایک سنگترہ تھا اور آپ نے فرمایا یہ لو۔خاکسار نے والدہ صاحبہ سے دریافت کیا کہ وہ سنگترہ کیسا تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا زرد رنگ کا پکا ہوا سنگترہ تھا۔ میں نے پوچھا۔ کیا پھر آپ نے اسے کھایا؟ والدہ صاحبہ نے کہا یہ مجھے یاد نہیں۔میں نے دریافت کیا کہ حضرت صاحب نے کس طرح ہاتھ مارا تھا؟ اس پر والدہ صاحبہ نے اس طرح ہاتھ مار کر دکھایا اور کہا کہ جس طرح پھل توڑنے والے کا ہاتھ درخت پر ٹھہرتا ہے اس طرح آپ کا ہاتھ شاخوں پر نہیں ٹھہرا بلکہ آپ نے ہاتھ مارا اور فوراً لوٹا لیا۔خاکسار نے دریافت کیا کہ کیا اس وقت سنگترہ کا موسم تھا؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ نہیں اور وہ درخت بالکل پھل سے خالی تھا۔خاکسار نے یہ روایت مولوی شیر علی صاحبؓ کے پاس بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے یہ روایت حضرت خلیفہ ثانیؓ سے بھی سنی ہے۔آپ بیان کرتے تھے کہ حضرت صاحب نے میرے کہنے پر ہاتھ مارا اور سنگترہ دیا تھا۔(رسالہ تشحیذ الاذہان ماہ دسمبر ۲۰۰۸ء)

پیاری پیاری باتیں

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیاری پیاری باتیں

اوّلین ترجیح۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔''اپنی نماز کی حفاظت میں ایک وقف نو کی اوّلین ترجیح ہونی چاہیے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی پنج وقتہ نمازوں

کو پوری توجہ اور اہتمام سے ادا کریں۔ آپ کو جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو نوافل کے ادا کرنے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیے۔ آپ کو قرآن مجید کی روزانہ تلاوت کرنی چاہیے اور اس کا ترجمہ اور گہرے مطالب سیکھنے چاہئیں۔ صرف قرآن کریم پڑھ لینا کافی نہیں بلکہ آپ کو اسے جو قرآن کریم سکھاتا ہے عملی طور پر اختیار کرنا چاہیے۔ یہ تمام امور سب واقفین کے لئے ضروری ہیں۔ جب آپ یہ بنیادی باتیں پوری کر رہے ہوں گے تب ہی آپ اپنی اخلاقی تربیت ہونے دے رہے ہوں گے اور تب ہی آپ ایسا وجود سمجھے جائیں گے جس کا ہر عمل خدا تعالیٰ کے رضا کے حصول کی خاطر ہوگا۔ پھر آپ ایسا وجود بن جائیں گے جو خدا تعالیٰ سے حقیقی تعلق پیدا کرے اور آپ وہ ہوں گے جو حقیقی طور پر اس کی محبت کے حصول کے لئے کوشاں ہوں گے۔ ایک ضروری امر۔ اسی طرح یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ ہر واقف نو قرآن مجید کی روزانہ تلاوت کرے۔ آپ کو اس کا ترجمہ بھی پڑھنا شروع کر دینا چاہیے۔ یاد رکھیں اس عمر میں آپ جو بھی سیکھیں گے وہ آپ کو آئندہ زندگی میں فائدہ پہنچائے گا اور آپ کے ساتھ رہے گا۔

خلفاء راشدین کا مختصر تعارف

حضرت ابوبکر صدیقؓ۔

زمانہ خلافت 11ھ تا 13ھ (632-634)

آنحضرت ﷺ کے جلیل القدر صحابی تھے۔ ہجرت مدینہ میں آپؐ کے ہمراہ تھے۔ حضور ﷺ کی وفات کے بعد پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔ کاتب وحی تھے اور عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ آپ کا مکمل نام عبداللہ بن ابی قحافہ تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے والد اور آنحضرت ﷺ کے خسر بھی تھے اور مردوں میں سے سب سے پہلے آنحضرت ﷺ پر ایمان لائے۔

حضرت عمر فاروقؓ

زمانہ خلافت 13ھ تا 23ھ 634-644

آپ آنحضرت ﷺ کے مشہور صحابی تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ کے دور خلافت میں اسلامی سلطنت دور دراز علاقوں تک وسعت اختیار کر گئی۔ حضرت حفصہؓ زوجہ رسول اللہ ﷺ آپ کی بیٹی تھیں۔ آپ کو کتابت وحی کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ آپ بھی عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ 23ھ کو آپ ایک ایرانی غلام کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

حضرت عثمان غنیؓ

زمانہ خلافت 23ھ تا 35ھ (656-645)

آپ بھی آنحضرت ﷺ کے بھی جلیل القدر صحابی تھے۔ حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد خلیفہ بنے۔ آپ کا دور خلافت بھی عظیم الشان ہے۔ جس میں سلطنت اسلامی کی وسعت کے پیش نظر قرآن کریم کی بطور ایک صحیفہ اشاعت ہوئی۔ آنحضورؐ کی دو صاحبزادیاں آپ کے عقد میں آئیں، جس وجہ سے آپ کو ذوالنورین بھی کہا جاتا ہے۔ صدقات و خیرات میں بھی آپ صف اوّل کے مجاہدین میں سے تھے۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ منافقین نے آپ کے گھر کا محاصرہ کر کے 35ھ کو تلاوت قرآن کریم کرتے شہید کر دیا۔

حضرت علی مرتضیٰؓ

زمانہ خلافت 35ھ تا 40ھ (661-656)

آپ آنحضرت ﷺ کے جلیل القدر صحابی، چچا زاد بھائی اور داماد تھے۔ آپ حضرت فاطمہؓ کے شوہر تھے۔ بچوں میں سے سب سے پہلے آنحضور ﷺ کو قبول کیا۔ آپ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد خلیفہ منتخب ہوئے۔ کاتب وحی اور عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ بہت بہادر اور جنگجو تھے۔ بہادری کی وجہ سے ہی آپ کو

شیرِ خدا جیسے لقب سے نوازا گیا۔ آپ کو بھی 661ء میں عبدالرحمٰن بن ملجم ۔ایک خارجی نے شہید کر دیا۔ اور آپ کی وفات کے بعد خلفاء راشدین کا 30 سالہ اوّل دور ختم ہوا۔

مغرب زدہ۔

کیوں نہ ہم بھی کچھ ایسے مغرب زدہ ہو جائیں؟۔۔۔اگر برطانوی کراؤن پرنس شہزادہ چارلس کا چالان ہو جاتا ہے وزیرِاعظم ٹونی بلیئر کی بیوی زیرزمین ریلوے میں سفر کرتے ہوئے اگلے اسٹیشن پر اُترتی ہے تو اُسے جرمانہ ہو جاتا ہے۔ سویڈن کا وزیرِاعظم بھٹو صاحب کی دعوت میں شامل ہونے کے لئے پیدل چلا آتا ہے۔ ڈنمارک یا ہالینڈ کی ملکائیں سائیکلوں پر گھومتی نظر آتی ہیں ۔جرمن پارلیمنٹ کی ایک ممبر دوبارہ منتخب نہیں ہوتی تو گزراوقات کے لئے ایک سٹور میں صفائی کرنے کی نوکری کرتی ہے۔ آئرن لیڈی مارگریٹ تھیچر اتوار کے روز اپنے اور بال بچوں کے کپڑے دھوکر ڈاؤننگ سٹریٹ کے مکان نمبر ۱۰ کے مختصر صحن میں سوکھنے کے لئے خود ڈالتی ہے تو.........اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ ہم اس حوالے سے کچھ ''مغرب زدہ'' ہو جائیں۔ کیونکہ یہ تو ہم بھول چکے ہیں کہ یہ سب اصل میں ہم مسلمانوں کی روایات تھیں۔

سقراط

سقراط کا یہ جرم نہیں تھا کہ وہ سوچنا جانتا تھا اور اُس کی سوچ ''خطرناک'' تھی۔ اُس کا قصور یہ تھا کہ وہ سوچنا سکھاتا بھی تھا۔ اس کے زیرِ اثر ایتھنز کے نوجوان اپنے زنگ آلود عقائد اور دیمک زدہ روایات پر سوالات اُٹھانے لگے تھے۔ عقائد اور روایات پر ضرب پڑے تو حکمرانوں کے ایوان ضرور لرزتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ سقراط کو زہر کا پیالہ پینا پڑا۔ مگر اس سے پہلے وہ ایسی دانشگاہ قائم کر چکا تھا۔ جس کے فیض سے افلاطون اور ارسطو نے جنم لیا جن کے افکار اور خیالات اگلے ڈیڑھ ہزار سال تک ہر انسانی علم، سوچ اور فن کی بنیاد ٹھہرے۔

دور کی بات نہیں

دور کی بات نہیں ماضی کے کچھ بزرگ علماء نے بجلی کو بدعت کہا تھا، ریڈیو کو شیطان کی آواز بتایا تھا، ٹرین جہنم کی سواری تھی اور ٹی وی اور فلم نے تو ہمارے دین کو ایسے مکمل خطرے میں ڈالا تھا کہ آج تک نہ سنبھل سکا۔ اب یہی ہمارے علماء حضرات جاپانی پراڈو پر سفر کرتے ہیں اُن کے محافظوں کے ہاتھوں میں روسی کلاشنکوف، کان کے ساتھ کوریا کا موبائل، اور ان کے خطبات سنانے کے لئے جرمن ٹیکنالوجی کے سپیکرز لگائے جاتے ہیں ۔ رویت ہلال کمیٹی کے رُوحِ رواں چاند کو ننگی آنکھ سے دیکھنے پر مصر ہیں مگر لیکن اس کا اعلان اس وقت کرتے ہیں جب تک سارے چینلز پر لائیو کوریج شروع نہیں ہو جاتی۔

دنیا کی اکثر زبانوں میں ماں کا لفظ م سے شروع ہوتا ہے۔

مثلاً اُردو میں (ماں) ہندی میں (ماتا) فارسی میں (مادر) بنگالی (ماں) سنسکرت (مانا) گجراتی (مَا) سندھی (اَمّڑ) بلوچی (اَمّی) پشتو میں (مور) روسی (مات) چینی (ماما، موچھن) سواحلی (ماما) انگلش (مدر) جرمنی میں (ماتر) فرنچ (میرے) ڈچ (موڈر) عبرانی (عیم) سُریانی (ایمر) ڈینش (مور) پرتگالی (مائے) بوسنین (ماجکا) یونانی (مانا) سویڈش (مامّا) گورمکھی (ماں، ماتا) ٹمنی سیرالیون (یا مکون) منڈنکو گیمبیا (بابا)

ورزش !

صحت کے لیے تین چیزیں ضروری ہیں۔ اچھا پانی، اچھی خوراک اور اچھی ہوا۔ ورزش کے بغیر صحت ٹھیک نہیں رہ سکتی۔ کئی افراد یہ سوچتے ہیں کہ امتحان کے دنوں میں ورزش نہیں کرنی چاہئے۔ یہ بات غلط ہے ان دنوں میں ورزش کرنا اور بھی بہت ضروری ہے کیونکہ طالب علم تمام دن ایک جگہ بیٹھ کر پڑھتا ہے۔ اس

طرح کھانا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتا۔ اس لئے کھانا ہضم کرنے اورصحت درست رکھنے کے لئے ورزش بہت اہمیت رکھتی ہے۔لہٰذا جوطالب علم پڑھتے بھی ہیں اورکھیلتے بھی ہیں زندگی میں وہی کامیاب ہوتے ہیں۔

خوبصورت باتیں!

☆دوستی ایک پھول ہے جو خوشبودار ہوتا ہے اورکبھی مرجھاتا نہیں۔☆اگر دنیا پھول ہے تو ماں اس کی خوشبو ہے۔☆انسان کو گلاب کے اس پھول کی مانند ہونا چاہیے جوان ہاتھوں کو بھی خوشبو دیتا ہے۔جو اسے مسل کر پھینک دیتے ہیں۔☆وقت ہر چیز کو بدل کر رکھ دیتا ہے۔☆حسین ہے وہ دوستی جس میں تکلف کم اورخلوص زیادہ ہو۔

آداب واخلاق!

☆جس سے آپ کوئی بھی چیز سیکھیں خواہ وہ آپ سے چھوٹا ہو یا بڑا اس کی عزت کریں۔☆جیسے آپ گھر کو صاف رکھتے ہیں خدا کے گھر کو بھی صاف رکھیں۔☆جوتا پہن کر نماز ادا کرنے والی صفوں اور کارپٹ پر نہ چلیں۔☆سب سے ”آپ“ کہہ کر مخاطب ہوں۔☆خدا کے دیئے ہوئے رزق کی قدر کریں۔کوئی چیز گر جائے تو اُٹھالیں۔☆پلیٹ میں کھانے کے لئے اتنا ڈالیں جتنی بھوک ہو،کھانا بچا ہوا نہ چھوڑیں۔☆صبح سویرے اُٹھنے کی عادت ڈالیں،سیر کریں ورزش کریں۔☆اپنے ہاتھ سے کام کی عادت ڈالیں۔

ہنسو اور ہنساؤ

۱۔بیٹا(باپ سے)ابو! آپ مجھ سے بالکل خوش نہیں ہیں کیونکہ پڑوس والے انکل اپنے بیٹے کو چاند اور تارا کہہ کر بلاتے ہیں اور آپ مجھے گدھا کہہ کر۔باپ۔بیٹا وہ ماہر فلکیات ہیں۔جب کہ میں جانوروں کا ڈاکٹر ہوں۔

۲۔موٹا آدمی (ایک دبلے شخص سے) آپ کو دیکھ کر لگتا ہے جیسے ملک میں قحط پڑ گیا ہے۔دبلا شخص۔اور جناب! آپ کو دیکھ کر اس قحط کی وجہ بھی معلوم ہوتی ہے۔

۳۔شہر میں چوہے ادھر اُدھر چھپتے پھر رہے تھے۔کسی نے ان میں کسی سے پوچھا تم ادھر اُدھر کیوں چھپتے پھرتے ہو؟
ایک چوہے نے جواب دیا۔شہر میں ایک بلی کا قتل ہوگیا ہے اور پولیس ہم پر شک کر رہی ہے۔

۴۔ایک ڈرپوک آدمی فوج میں بھرتی ہوگیا۔اگلے ہی دن جنگ چھڑ گئی۔جنگ کے میدان میں ایک گولی سیدھی اس کے ہیلمٹ کو آ کر لگی۔وہ فوراً مورچہ میں واپس آیا اور بولا۔بھئی عقلمند کے لئے اشارہ کافی ہے۔

قدر۔ایک روپے کے سکّے نے پانچ ہزار روپے کے نوٹ سے پوچھا۔کیسے ہو؟ نوٹ بولا،مزے میں ہوں کبھی فائیو سٹار ہوٹل میں،کبھی شاپنگ مال کبھی اسلام آباد،کبھی دوبئی،اور کبھی امریکہ اور یورپی ممالک گھومنے چلا جاتا ہوں تم سناؤ،ایک روپے کا سکّہ بولا! کیا بتاؤں یار بس گھوم پھر کے وہی مسجد کا ڈبّہ

پودینے کے فوائد!

محققین نے طویل مشاہدے کے بعد پتہ چلایا ہے کہ پودینے سے سرطان کے خلاف مؤثر جنگ جیتی جا سکتی ہے۔اس مشاہدے کے لیڈر کا کہنا ہے کہ سرطان کا آغاز اس وقت ہوتا ہے جب جسم میں موجود فری ریڈیکلز جنیاتی خلیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں جس کے سبب خلیے عام انداز کی بجائے زیادہ تیزی سے تقسیم ہونے لگتے ہیں۔پودینے میں بڑی تعداد میں خامرے موجود ہوتے ہیں جو سرطان سے متاثرہ خلیوں کی غیر قدرتی تقسیم پر اثر انداز

ہیں۔اس طرح سرطان کا مرض ختم ہونے لگتا ہے۔کہا جاتا ہے کہ یہ مفید خامرے ہر پودے میں شامل ہوتے ہیں مگر پودینے میں ان کی مقدار کچھ زیادہ ہوتی ہے جو جان لیوا امراض سرطان سے تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

افلاطون!

افلاطون کی تاریخ پیدائش کے متعلق صحیح معلومات نہیں ہیں لیکن کہا جاتا ہے کہ وہ 429 سے 423 قبل از مسیح کے دوران یونان کے شہر ایتھنز میں پیدا ہوا۔ افلاطون کے والد کا نام ارسٹون اور والدہ کا نام پیرکٹون بیان کیا جاتا ہے۔اس کے والدین دونوں ہی ایتھنز کے معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ارسطو ایتھنز کے بادشاہ کودرس (Codrus) کی نسل سے تھا جبکہ پیرکٹون ایتھنز کے مشہور قانون ساز سولون کی نسل سے تھی۔افلاطون کے بچپن میں ہی اس کے والد کا انتقال ہوگیا۔افلاطون نے اچھے خاندان کے لڑکوں کی طرح مروجہ علوم ادبیات، موسیقی اور ریاضی کی تعلیم حاصل کی۔وہ شعر بھی کہتا تھا۔بیس سال کی عمر میں اس نے مشہور و معروف مفکر سقراط کی شاگردی اختیار کی اور تقریباً آٹھ سال تک اس سے تعلیم حاصل کی۔افلاطون کی موت ایک شادی پر ہوئی۔وہ اپنے کسی عزیز کی شادی کی ضیافت میں شامل تھا کہ اچانک وہیں اس کا انتقال ہوگیا جبکہ اس کی عمر 80 سال تھی۔

ٹیکنالوجی کی دنیا سے مفید خبریں

پلاسٹک کی بوتلیں اور مائیگرین

امریکہ میں ہونے والی تحقیق کے مطابق پانی پینے کیلئے پلاسٹک کی بوتلوں کا استعمال انسان کو آدھے سر کا درد دیتا ہے۔پلاسٹک میں استعمال ہونے والا کیمیکل انسان کے موٹاپے اور دل کے امراض کا باعث بھی بنتا ہے۔

جامن ذیابیطس کیلئے مفید

جامن ہندوستان، ملایا، اور چین میں ایک عرصے سے کاشت کیا جارہا ہے۔دیسی طریقہ علاج میں ذیابیطس کیلئے جامن کا استعمال مفید تسلیم کیا جاتا ہے۔جامن کے نوخیز اور تازہ پتوں کا جو شاندہ پینا نظام ہضم کے انزائمز کی پیداوار بڑھاتا اور جگر کو متحرک کرتا ہے۔برصغیر ہندوستان سے باہر ممالک میں جامن کا جوس ملتا ہے جو کہ مفید ہے۔میں بھی اس جوس کو استعمال کر رہا ہوں۔ vedicjuice.com یا جامن اور کریلے کا ایک بوتل میں مکس جوس بھی ملتا ہے۔

آبزرویشن پلیٹ فام

شکاگو کی ایک عمارت میں حیران کن پلیٹ فارم ایک ہزار فٹ کی بلندی پر بنایا گیا ہے جو شیشے کا بنا ہوا ہے۔ہائیڈرالک لفٹ سسٹم کی مدد سے یہ پلیٹ فارم ۳۰ ڈگری زاویے تک جھک جاتا ہے۔ایڈونچر پسند لوگ اس کے ذریعہ پورے شہر کا نظارہ کر سکتے ہیں۔اس کے اندر بیک وقت آٹھ افراد کھڑے ہوسکتے ہیں۔

شمسی توانائی سے چلنے والا کولر

امریکی کمپنی نے ایسا مشروبات کو ٹھنڈا کرنیوالا کولر متعارف کیا ہے جس کے اوپر سولر پینل لگا ہوا ہے جو بجلی پیدا کرکے کولر کے اندر مشروبات کو ٹھنڈا رکھتا ہے۔اس کے ذریعہ موبائل فون اور لیپ ٹاپ بھی چارج کیا جاسکتا ہے۔

سم بینڈ گھڑی Sim band watch

کورین کمپنی سیم سنگ نے سم بینڈ نام کا آلہ تیار کیا ہے جسکو عام گھڑی کی طرح بازو پر پہنا جاتا ہے۔اس کے ذریعہ نبض کی رفتار، جسم کا درجہ حرارت، خون میں آکسیجن کی مقدار، جسم میں نمی جیسی طبی معلومات فراہم کی جاسکتی ہیں۔